داڑھی کی شرعی حیثیت

صاحبزادہ محمد حنیف رضا

مدرسہ نور عالم اشاعت القرآن جیع الحکیم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ

داڑھی کی شرعی حیثیت

مرتب ومؤلف:

صاحبزادہ مولانا محمد حنیف رضا نقشبندی گھمکولوی

مدرسہ نور عالم جامعہ الحکیم اینڈ اسلامی دارالافتاء کونسل

بریڈفورڈ برطانیہ

Tel: 0044 7833 630560

Fax: 0044 1274 225029

e-mail: mhraza786@hotmail.com

www.raza_tours.co.uk

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں﴾

نام کتاب...... داڑھی کی شرعی حیثیت

مصنف ...... صاجزادہ مولانا محمد حنیف رضا نقشبندی

کمپوزنگ ...... شمس وقمر کمپوزنگ سنٹر، بھاٹی چوک لاہور

کمپوزر ...... حافظ محمد کاشف جمیل (0345-4666768)

صفحات 128

تعداد 2000

سن اشاعت ...... اپریل 2012ء

قیمت ۴۰/

ملنے کے پتے

☆ مفتی محمد عبد الحکیم انسٹی ٹیوٹ آف اسلامی دارالافتاء کونسل، بریڈفورڈ۔ برطانیہ

☆ جلالیہ پبلی کیشنز، دربار مارکیٹ لاہور ☆ مکتبہ شمس وقمر بھاٹی چوک، لاہور

☆ قدیم مرکزی جامع مسجد حنفیہ، ڈڈیال ضلع میر پور آزاد کشمیر

☆ مکتبہ اہلسنت، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری گیٹ لاہور / مکہ سنٹرز دلور مال تھانہ، لاہور

☆ مکتبہ قادریہ، دربار مارکیٹ، لاہور ☆ ہجویری بک شاپ، دربار مارکیٹ لاہور

☆ مکتبہ بہار شریعت، دربار مارکیٹ لاہور ☆ کتب خانہ امام احمد رضا، دربار مارکیٹ لاہور

☆ مکتبہ جمال کرم، دربار مارکیٹ لاہور ☆ کرمانوالہ بک شاپ، دربار مارکیٹ لاہور

☆ زاویہ پبلشرز، دربار مارکیٹ لاہور ☆ نظامیہ کتاب گھر، اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ اعلیٰ حضرت، دربار مارکیٹ لاہور ☆ مکتبہ ضیائیہ، کمیٹی چوک راولپنڈی

Marfat.com

حسن ترتیب

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	تقریظ جمیل۔ پیر محمد اسلم نقشبندی قادری، بریڈ فورڈ	5
2	تقریظ جمیل۔ ابوالحسنین محمد تائب القادری	8
3	تقریظ جمیل مفتی حافظ محمد نواز بشیر جلالی	10
4	نشانِ منزل۔ علامہ محمد منشا تابش قصوری	14
5	تقریظ جمیل۔ علامہ محمد طاہر عزیز باروی	17
6	تقریظ جمیل۔ علامہ محمد حبیب احمد سعیدی	23
7	مقدمہ	27
8	داڑھی رکھنا سنت رسول اور اطاعت کی نشانی ہے	33
9	داڑھی رکھنا مومنین کا طریقہ ہے	34
10	داڑھی مبارک کے دینی وطبی فائدے	37
11	ائمہ اربعہ کی مستند کتب سے تصریحات	47
12	داڑھی رکھنا واجب اور قبضہ سے کم کٹانا حرام ہے	52
13	مسلمانو! داڑھی کٹانا چھوڑ دو	55
14	استفتاء	59
15	فتویٰ	61

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر

حصہ عربی

16	الفصل الاول فی الاحادیث النبویہ مع شرحہا	66
17	الامر باعفاء اللحیة و احفاء الشوارب	68
18	کان النبی ﷺ کث اللحیة	69
19	تغییر خلق اللہ	72
20	مقدار اللحیة	73
21	فاعلم انہم اختلفوا فی ما طال من اللحیة من الاقوال	74
22	ابطال زعم الزاعمین	75
23	فتاوٰی اصحاب المذاہب	76
24	اتفاق المذاہب الاربعة علی وجوب توفیر اللحیة و حرمة حلقہا	78
25	الامر بمخالفة اعداء الاسلام	79
26	الفصل الثانی۔ فی ذکر حجج الحالقین لحاہم	81
27	النہی عن تشبہ المرأة بالرجال و تشبہ الرجال بالنساء	85
28	و خلاصة الکلام	86
29	**ضمیمہ:** رکعاتِ نماز اور مسائل نماز کا بیان	89

حصہ انگلش

30	Sahibzada Muhammad Hanfif Rada	1
31	Enticement to grow the beard	14
32	The Status of the Beard according to Shariah	17

Marfat.com

تقریظ جمیل:

مفتی اعظم برطانیہ

پیر محمد اسلم نقشبندی قادری بندیالوی

بریڈفورڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم۔

حضرت علامہ مولانا محمد حنیف رضا صاحب دامت برکاتہ کی کتاب ''مسئلہ داڑھی'' چند ایک مقامات سے دیکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نیک کاوش پر اجر عظیم عطا فرمائے۔ داڑھی کا مسئلہ بہت اہم خصوصاً آج کل بڑا فتنہ بنا ہوا ہے۔ مساجد کے ائمہ بھی اس کے شکار ہیں۔ دراصل وہ لوگ جو مذہبی قیادت میں پیش پیش ہیں اور بزعم خویش شیخ الاسلام ہیں انہوں نے نفس پروری میں اس فتنہ کو پروان دیا ہے، لہٰذا اس پرفتن دور میں ادلہ شرعیہ اور اکابرین امت کی تصریحات کو پیش نظر رکھا جائے۔

حدیث شریف میں ہے:

قُصُّوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللُّحٰی۔ رواہ البخاری

ترجمہ: داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کٹاؤ۔

اس حدیث میں اعفوا صیغہ امر ہے۔ اور امر وجوب کے لیے ہوتا ہے، اس کا حقیقی معنی صرف وجوب ہے اور جب تک قرینہ صارفہ نہ ہو حقیقت کو چھوڑا

Marfat.com

نہیں جا سکتا، لہٰذا داڑھی واجب ہوئی۔ اور رہا یہ سوال کہ قدر قبضہ کا وجوب ثابت نہیں ہوتا یہ مطلق وجوب ہے تو جواباً عرض ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قدر قبضہ سے زائد لے لیتے تھے، یعنی کاٹتے تھے تو ان کا عمل معناً مرفوع حدیث ہے جو اجمال کی تفصیل کر رہی ہے، چونکہ داڑھی کا مسئلہ قیاسی واجتہادی نہیں لہٰذا ان کے عمل سے وجوب کی حد متعین ہوگئی۔

اسی لیے شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ المصابیح میں یوں رقم فرماتے ہیں:

"وگذاشتن آن بقدر قبضہ واجب است و آنکہ آں راسنت گویند بمعنی طریقہ مسلوک در دین ست یا بجہت آں کہ ثبوت آن بسنت ست چنانکہ نماز عید راسنت گفتہ اند۔"

خلاصہ یہ ہے کہ شیخ صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ قدر قبضہ یعنی مشت برابر داڑھی واجب ہے، اس کو سنت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ دین میں رائج طریقہ ہے، یا اس لیے سنت کہتے ہیں کہ اس کے وجوب کا ثبوت سنت سے ہے جیسا کہ نماز عید (جو کہ واجب ہے) کو سنت کہا گیا ہے۔ اس کے علاوہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء راشدین بلکہ تمام صحابہ، ائمہ اربعہ کسی سے بھی قدر قبضہ سے کم ثابت نہیں۔

لہٰذا قدر قبضہ پوری مشت برابر داڑھی واجب ہے، اس کا تارک فاسق معلن ہے، فاسق تعظیم کے لائق نہیں۔ لہٰذا دینی امور میں اسے مقتداء نہیں بنایا جا سکتا اور نہ ہی دینی امور کی ادائیگی کی ذمہ داری دی جا سکتی ہے۔ لہٰذا مشت سے کم داڑھی والے کو نہ پیشوا مرشد، شیخ طریقت بنایا جائے اور نہ مساجد اہل سنت میں کسی نماز (فرائض، تراویح، جنازہ) میں امام بنایا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے مولانا محمد حنیف رضا نقشبندی کی کتاب کو مفیض عام فرمائے۔ آمین ثم آمین

الاحقر

ابوالحسن مفتی محمد اسلم نقشبندی بندیالوی قادری

بریڈفورڈ

(یہ تحریر مدینہ منورہ میں پیش کی گئی) 23/04/11

تائید کنندہ:

حضرت علامہ مولانا طالب حسین مجددی

حال مقیم برمنگھم یو۔کے

Marfat.com

تقریظ جمیل:

جناب محمد زمرد خان قادری

المعروف ابوالحسنین محمد تائب القادری

چیف ایڈیٹر ماہنامہ رحیمین انٹرنیشنل، جہلم پاکستان

بانی چیئرمین قادری ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ جہلم پاکستان

03/04/2011 بروز اتوار

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ!

ان گنت اور بے شمار تعریفیں اور تسبیحات بارگاہِ رب ذوالجلال میں جو تمام جہانوں کا پروردگار (پالنے والا) ہے۔

اور بے حد بے حساب درود وسلام بحضور تاجدار کائنات حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ جو نہ صرف ہمارے لیے بلکہ ساری کائنات کے لیے سراپا رحمت بن کر تشریف لائے۔

قارئین کرام!

آپ کے ہاتھوں میں موجود کتاب جو کہ "داڑھی مبارک سنت رسول ہے" کے نام سے موسوم ہے۔ حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد حنیف رضا نقشبندی کی اچھی کاوش ہے۔ کمپوزنگ سے پہلے سارا مسودہ احقر کی نگاہوں سے گزرا۔ اگر میں یوں کہوں تو بے جانہ ہوگا کہ صاحبزادہ صاحب کی اس کاوش کو

Marfat.com

حرف بحرف پڑھنے کی سعادت فقیر کے حصے میں آئی ۔الحمدللہ ثم الحمدللہ دلی تسکین نصیب ہوئی۔

بعض جگہوں پر الفاظ تو بعض جگہوں پر جملوں کی تبدیلی کی سعادت بھی میسر آئی ، لیکن بہر طور میری کوشش رہی کہ حضرت کے مسودہ میں کوئی زیادہ تبدیلی نہ ہونے پائے کیونکہ یہ اُنھی کا حق ہے۔

ازیں قبل ''حق و باطل میں فرق یعنی اہل سنت اور اہل حدیث'' اور'' ردّ روافض یعنی اہل سنت اہل جنت'' حضور صاحبزادہ صاحب کی بہترین کاوشیں شائع ہو کر اہل نظر سے خراج تحسین پا چکی ہیں۔

حضرت صاحبزادہ مولانا محمد حنیف رضا نقشبندی زید مجدہ' مفتی اعظم کشمیر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالحکیم صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے اور موصوف کے آباؤ اجداد کے علوم وفنون اسلامیہ کے امین چلے آرہے ہیں۔ حضرت انہی کے فیوض و برکاتِ علمیہ کو بڑی جرأت سے تحریری وتقریری طور پر تقسیم فرمارہے ہیں۔ احقر کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب سے حضرت کی سعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ہم تمام پڑھنے والوں کو بالخصوص اور بالعموم تمام مسلمانوں کو باعمل مسلمان بنائے اور بروز قیامت سرکار کائنات کے دست مبارک سے حوض کوثر پر جام کے جام نصیب فرمائے۔

احقر محمد زمرد خان قادری المعروف ابوالحسنین محمد تائب القادری

رابطہ پاکستان 03455663032 حال مقیم انگلینڈ 07466579281

Marfat.com

تقریظ جمیل:

خطیب پاکستان، حضرت علامہ مولانا

مفتی حافظ محمد نواز بشیر جلالی

خطیب قدیم مرکزی جامع مسجد حنفیہ اہلسنّت و جماعت
ڈڈیال، آزاد کشمیر

برسوں قبل ایک قومی اخبار میں داڑھی کے متعلق ایک امریکی مفکر کا قول پڑھنے کو ملا اور الفضل ما شھدت بہ الاعداء کی عملی تفسیر و تصویر ذہن میں ابھری، اس کا قول یہ تھا کہ حیرت ہے کہ لوگوں کو داڑھی رکھنے میں کیا مسئلہ ہے جبکہ لوگ سر پر بھی تو بال رکھتے ہیں ناں، تو پھر چہرے پر رکھنے میں کیا سبب ہے۔ کسی کے سر کے بال اڑ جائیں تو وہ اس گنج کو چھپاتا پھرتا ہے، اس کے اظہار سے شرماتا ہے لیکن عجب تماشا ہے کہ یہ اپنے پورے چہرے کو گنجا کر لیتا ہے اور ذرا نہیں شرماتا جو کہ مرد ہونے کی سب سے زیادہ واضح علامت ہے اور داڑھی رکھنے سے انسان میں سچ بولنے کا مردانہ حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔

آج بندۂ مومن مردِ مسلمان داڑھی منڈا کے شیطان کے اس عمل کی تائید کرتا ہے جو اس نے ربّ کائنات کی بارگاہ میں کہا تھا:

و لامرنھم فلیغیرن خلق اللہ ۔ (سورۃ النساء، آیت ۱۱۹)

''اور میں انہیں ضرور حکم دوں گا کہ اللہ کی بنائی چیز بگاڑیں

Marfat.com

گے۔"

دینِ اسلام میں جہاں داڑھی رکھنے کے احکامات کا صدور ہوا ہے وہاں اس کے نہ رکھنے پر بھی شدید وعیدیں آئی ہیں۔ عالم ربانی شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی تصنیف لطیف "اشعۃ اللمعات" کی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲۱۲ مطبوعہ سکھر میں فرماتے ہیں:

"حلق کردن لحیہ حرام است وروشن افرنج وہنود وجوالقیاں کہ ایشاں را قلندریہ۔"

"داڑھی منڈوانا حرام ہے ۔ یہ افرنگیوں ، ہندوؤں اور جوالقیوں کا طریقہ ہے جو قلندریہ بھی کہلاتے ہیں۔"

اس وقت بعض تو داڑھی رکھتے ہی نہیں، بعض رکھتے ہیں تو پھر کوئی چھوٹی یا بڑی، کوئی اس کو فیشن کے انداز میں، داڑھی کی شرعی حیثیت و حد کیا ہے؟ اس بارے میں امامِ اہلسنّت تاجدارِ بریلی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

"داڑھی کم از کم چار انگل چھوڑنا واجب ہے اور اس سے کم رکھنا جائز نہیں، حرام ہونے میں یہ بھی منڈوانے کے مثل ہے اگرچہ منڈوانا خبیث تر ہے۔"

اور داڑھی کترنے اور منڈوانے والے کے حکم کے بارے میں فرماتے ہیں:

"تھوڑی کترنے سے سب منڈوا دینا سخت وخبیث تر ہے کہ حرام حرام میں فرق ہوتا ہے، بھنگ ، چرس، شراب سب حرام ہیں مگر شراب سب میں بدتر ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ جدید، جلد ۲۲، ص ۶۸۹، ۶۰۶ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

Marfat.com

اور اس امام کی امامت کے بارے میں جو داڑھی کترواتا ہے اور شرعی حد سے چھوٹی رکھتا ہے، پوچھا گیا تو جواباً ارشاد فرمایا:

"وہ فاسق معلن ہے، اسے امام کرنا گناہ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنی مکروہ تحریمی ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۶، ص ۵۴۴)

البتہ داڑھی کہاں سے کہاں تک ہے؟ کے بارے میں امام اہلسنت فرماتے ہیں:

"داڑھی قلموں کے نیچے سے کنپٹیوں، جبڑوں، ٹھوڑی پر جمتی ہے اور عرضاً اس کا بالائی حصہ کانوں اور گالوں کے بیچ ہوتا ہے، جس طرح بعض لوگوں کے کانوں پر رونگٹے (بال) ہوتے ہیں وہ داڑھی سے خارج ہیں، یوں گالوں پر جو خفیف بال کسی کے کم کسی کے آنکھوں تک نکلتے ہیں وہ بھی داڑھی میں داخل نہیں، یہ بال قدرتی طور پر موئے ریش سے جدا و ممتاز ہوتے ہیں۔ اس کا مسلسل راستہ جو قلموں کے نیچے سے ایک مخروطی شکل پر جانبِ ذقن جاتا ہے، یہ بال اس راہ سے جدا ہوتے ہیں، نہ ان میں موئے محاسن کے مثل قوتِ نامیہ، ان کے صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بسا اوقات ان کی پرورش باعثِ تشویہ خلق و تقبیح صورت ہوتی ہے جو شرعاً پسندیدہ نہیں۔"

(فتاویٰ رضویہ جدید، جلد ۲، ص ۵۹۶)

اس بارے میں مزید تفصیل آپ کتاب ہذا میں پڑھیں گے۔ فاضل

Marfat.com

مصنف جو کہ ایک علمی و روحانی خانوادے کے قابل فخر چشم و چراغ ہیں اور دین متین کی تبلیغ و اشاعت کے لیے ہمہ تن کوشاں ہیں اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو خدمتِ اسلام کے لیے وقف کیے ہوئے ہیں۔ ان کی یہ نئی تصنیف داڑھی کی شرعی حیثیت کے بارے میں، بڑی محنت اور عرق ریزی سے مرتب کی گئی ہے، جس کا اندازہ پڑھنے کے بعد ہی لگایا جا سکتا ہے۔ اور آج کے اس پرآشوب دور میں بڑے بڑے لوگ اس مسئلہ میں دیارِ افرنگ میں جا کر متزلزل ہوئے مگر فاضل مصنف حق پہ ڈٹے رہے بقول اقبال

سرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

حضرت مصنف نے اس موضوع پر قلم اٹھایا اور اس کی خوب تحقیق فرمائی۔ اللہ ربّ العزت اسے شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

نیز اس کتاب کے آخر میں ضمیمہ کے طور پر فاضل مصنف کا ایک مقالہ نمازِ پنجگانہ کی تعدادِ رکعات کے بارے میں ہے۔ انتہائی جامع و مانع انداز میں حضرت نے ہر نماز کی تعدادِ رکعات کو احادیثِ صحیحہ کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کا مطالعہ کر کے یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا سمندر کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہو۔ اللہ ربّ العزت ان کے علم و عمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔ آمین

ایں دعا از من و جملہ جہاں آمین باد

حافظ محمد نواز بشیر جلالی

فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

Marfat.com

نشانِ منزل

مذہب کی فرقوں میں تقسیم

دورِ جدید میں رواج سا پڑ گیا ہے کہ علماءِ اسلام نے مذہب کو فرقوں میں تقسیم کر رکھا ہے، حالانکہ سیاسی فرقہ بندی حشرات الارض کی طرح پھیل چکی ہے اور ہر سیاسی جماعت نے مذہب کو تنقید و تنقیص کا نشانہ بنا رکھا ہے اور اربابِ حل وعقد کا اس وقت تک کھانا ہضم نہیں ہوتا جب تک وہ مذہب پر تیر ونشتر نہ برسالیں۔ یہود ونصاریٰ سے ممالکِ اسلامیہ کے اہلِ اقتدار نے دوستی کی پینگیں چڑھا رکھی ہیں۔ ان کا حکم غلاموں کی طرح گردنیں جھکا کر تسلیم کرتے ہیں۔ عوا مسلمین پر اقلیت کی حکمرانی ہے اور وہ کفار ومشرکین کی یاری پر نازاں ہیں اور محبانِ اسلام کو فرقہ پرستی کا طعنہ دیتے نہیں تھکتے۔ جب کہ جو فرقے ہیں ان کی سرپرستی کرتے ہیں اور جو جماعت ہے اسے زبان وقلم سے مجروح کرنے کی سعی ناتمام میں مصروف ہیں۔

دنیائے اسلام میں اہل سنت (۸۰) اسی فیصد ہیں جبکہ تمام فرقے بیس فیصد مگر اغیار کی سازشوں سے اقلیت، اکثریت پر حکمران ہے۔ آج سُنّیت کا وہی حال ہے جو اسلامی ممالک کا غیر مسلم کے سامنے۔ افغانستان، عراق، فلسطین، چیچنیا اور کشمیر پر جملہ کفریہ طاقتیں متحد ہو کر حملہ آور ہیں۔ جبکہ ممالکِ اسلامیہ کے اربابِ حل وعقد ان کے معاون بنے ہوئے ہیں۔ سیّد عالم ﷺ کا ارشاد الکفر

Marfat.com

ملۃ واحدۃ کتنا سچا ہے۔ افسوس کہ مسلمان منتشر ہیں۔ گویا کہ یہ قیامت سے پہلے قیامت ہے۔

سیاسی تفرقہ بندی میں کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے؟ اس کا صحیح فیصلہ کرنا کسی کے بس کی بات نہیں مگر مذہبی و اسلامی فرقہ بندی کا فیصلہ تو سیّد عالم مخبر صادق نبی مکرم ﷺ فرما چکے ہیں کہ میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی ان میں بہتر (۷۲) فرقے جہنمی اور صرف ایک جماعت جنتی ہو گی۔ اور جسے نبی کریم ﷺ نے جنتی ہونے کی بشارت سے نوازا وہ صرف اور صرف اہل سنت و جماعت ہے۔ الحمد للہ علی منّہٖ وکرمہٖ تعالیٰ۔

اس کے پیش نظر حضرت علامہ مولانا محمد حنیف رضا نقشبندی زید مجدہٗ نے حقائق و دلائل کی روشنی میں "داڑھی کی شرعی حیثیت" ایسی جامع کتاب تصنیف فرما کر مسلکِ حق کو واضح کرنے کی سعیٔ بلیغ فرمائی ہے۔ ازیں قبل "حق و باطل میں فرق یعنی اہل سنت اور اہل حدیث" لکھ کر قلمی جہاد میں قدم رکھ چکے ہیں۔ جس پر عالمی مبلّغ اسلام نازش سادات حضرت علامہ الحاج الحافظ سید محمد عرفان شاہ مشہدی قادری مدظلہٗ اور استاذ العلماء، مناظرِ اسلام، رئس المحد ثین حضرت علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی مدظلہٗ اپنے تائیدی کلمات و دعواتِ مستجاب سے حوصلہ افزائی فرما چکے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ مولانا محمد حنیف رضا نقشبندی زید مجدہٗ مفتی اعظم کشمیر، حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ محمد عبدالحکیم صاحب نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بھانجے ہیں اور موصوف کے آباء واجداد علوم وفنونِ اسلامیہ کے امین چلے آرہے ہیں۔ انہی کے فیوض و برکات علمیہ کو بڑی جرأت سے تحریری وتقریری طور پر تقسیم فرما رہے ہیں۔ پیشِ نظر کتاب آپ کی لاجواب تصنیف ہے جس کے ذریعے

Marfat.com

مسلکِ حق اہلسنّت کو واضح کرتے ہوئے داڑھی کی شرعی حیثیت کو واضح کرتے ہوئے آپ نے ان بدعقیدہ لوگوں کا ردّ بلیغ فرمایا ہے جو داڑھی کے بارے میں ہرزہ سرائی کرتے رہتے ہیں، آپ کی یہ کتاب لائق مطالعہ ہے۔

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اس کتاب کو بغور پڑھیں اور از خود فیصلہ کریں کہ حق پر کون ہے؟ امید ہے کہ ہر انصاف پسند مسلمان پر حق ظاہر ہو جائے گا اور وہ اعتراف کرتے ہوئے پکار اٹھے گا۔ اہل سنت و جماعت ہی حق و صداقت پر گامزن ہیں۔ یہی صراطِ مستقیم کو اپنائے ہوئے ہیں۔ یہی جماعت ہی انعام یافتہ ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کے قلم کو انوار و تجلیات بکھیرنے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ و بارک وسلم۔

فقط

محمد منشا تابش قصوری

Marfat.com

تقریظ جمیل

داڑھی ! نشانِ مردِ مومن

مولانا قاری محمد طاہر عزیز باروی
مدرّس جامعہ حنفیہ غوثیہ بھاٹی چوک لاہور

حضرت سائیں فضل شاہ قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا محبوب اس لیے بنایا تھا کہ کوئی یہ نہ کہے:

"اے بارِ الٰہ! اگر تیرا کوئی یار اور محبوب ہوتا تو ہم بھی اس سے محبت کرتے، اس کی اطاعت واتباع کرتے تاکہ اس کے صدقے تو ہم سے بھی پیار کرنے لگتا۔"

فراستِ مومن اور قلندرانہ بصیرت کے حامل ایک ولی کامل، مردِ مومن اور مردِ درویش کی زبانِ اقدس سے نکلا ہوا یہ ایک ایسا جملہ ہے جس نے محبت کے سچے اور جھوٹے دعوے میں ایک حد فاصل کھینچ دی ہے کہ وہ محبّ ہی کیسا ہے جو نقشِ محبوب پر مر مٹنے کا جذبۂ صادقہ نہ رکھتا ہو۔ اللہ رب العزت کی محبت کے حصول کا صرف ایک ذریعہ ہے اور وہ ہے "اتباعِ محبوبِ خدا"

"اتباعِ محبوبِ خدا" کا دوسرا نام سنتِ مصطفیٰ ﷺ پر عمل ہے۔

حدیثِ رسول ہے کہ:

Marfat.com

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

جو کوئی شخص میری امت کے بگاڑ کے وقت میری سنت پر عمل کرے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب دیا جائے گا۔

علامہ جلال الدین سیوطی نقل فرماتے ہیں کہ فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

''جو شخص حلال روزی کھائے اور سنت پر عمل کرے اور لوگ اس کی شرارتوں سے محفوظ رہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

سنتوں میں سے ایک اہم سنت داڑھی بھی ہے، جو حضور ﷺ کو بہت محبوب ہے، بلکہ حضور سرکار رحمتِ عالمیاں داڑھی کے بغیر کوئی چہرہ دیکھنا پسند نہیں فرماتے تھے جیسا کہ البدایہ والنہایہ میں ایک روایت موجود ہے کہ جب خسرو پرویز کے فرستادہ دو اشخاص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو وہ داڑھیاں منڈوائے ہوئے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے تو سرکار علیہ السلام نے ان کی طرف نظر کرتے ہوئے کراہیت فرمائی اور فرمایا کہ

وَیْلَکُمَا مَنْ امر کما بھذا؟

خرابی ہو تمہارے لیے کس نے تمہیں اس کا حکم دیا؟

وہ بولے: ہمارے رب خسرو پرویز نے۔ تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مگر مجھے تو میرے ربّ نے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں تراشنے کا حکم فرمایا۔

اے بندۂ مومن! ایک لحہ کے لیے اس بات کو چشمِ تصور میں سوچ کہ ایک کافر کی طرف نظرِ رحمت اس وجہ سے نہیں جاتی تو کل تو میدانِ حشر میں تو کس منہ سے ان کے سامنے آئے گا؟

داڑھی ایک متفق علیہ عمل ہے جو جملہ انبیاء کرام، صحابہ کرام اور صالحین

Marfat.com

عظام کا عمل مبارک ہے مگر آج کا مسلمان اس کو اپنی ترقی، جدت پسندی، خودنمائی وخوبصورتی میں آڑ سمجھتا ہے، ٹھنڈے دماغ سے اس بات کو سوچا جائے کہ جب ایک کلمہ گو اپنے آپ کو غلامِ رسول، عاشقِ نبی کہلوانے والا شیو کر کے داڑھی کو گندے پانی میں ڈال کے اپنا چہرہ آئینہ میں دیکھتا اور مسرور ہوتا ہوگا تو مکینِ گنبدِ خضریٰ پہ کیا گزرتی ہوگی؟ Think it

اور ایک مسلمان مومن کے ایمان کی اس وقت کیا کیفیت ہوگی؟

داڑھی رکھنے سے تنگدستی دور ہوتی ہے، داڑھی کو ہر وضو کے بعد کنگھی کرنے سے محتاجی دور ہوتی ہے۔ (جامع صغیر)

اور جس نے ہر رات کو کنگھی کی، اس کی عمر دراز ہوگی اور وہ کئی بیماریوں سے محفوظ ہوگا۔ (الحاوی للفتاویٰ)

کسی سے محبت کا دعویٰ تب سچا ہوگا جب اس کی نشانیوں کو انسان محفوظ رکھے گا تو اے مسلمان! تو نے اپنی نبی کی نشانی کو کس حد تک محفوظ رکھا؟

اپنے ہی نشیمن پہ بجلیاں گرانے کے درپے ہیں، غیر تو اس بات کو تسلیم کرتا ہے۔ 26 اپریل 1983ء کے نوائے وقت میں ایک امریکی ڈاکٹر چارلس نے لکھا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر لوگوں کو داڑھی سے کیوں لرزہ چڑھتا ہے، آخر لوگ سر پر بھی تو بال رکھتے ہیں تو پھر چہرے پر رکھنا کیا عیب ہے؟

سلطان الواعظین مولانا ابو النور محمد بشیر صاحب کوٹلی لوہاراں والے ''سنی علماء کی حکایات'' کے صفحہ ۱۵۳ میں اپنا ایک واقعہ درج کرتے ہیں جو ایمان افروز بھی ہے اور روح پرور بھی، فیصلہ کن بھی ہے اور باعث رغبت بھی، لکھتے ہیں:

''جس زمانہ میں میں راولپنڈی آرسنل میں خطیب تھا، ایک دفعہ پوسٹ آفس میں پوسٹ ماسٹر نے کہا، اگر آپ لوگ

Marfat.com

داڑھی رکھنے پر اتنا زور کیوں دیتے ہو؟ ایمان نام ہے دل سے مان لینے کا، جس کے دل میں ایمان ہے اس کے منہ پر داڑھی نہ بھی ہو تو کیا حرج ہے؟ آپ کی نظر باہر ہی باہر رہتی ہے اندر بھی کبھی دیکھ لیا کریں۔ جس پر میں نے کہا بابو صاحب! میں اگر آپ سے لفافہ خریدوں اور اپنے کسی عزیز کی طرف تفصیل سے خط لکھوں اور لفافہ میں بند کر کے اوپر ایڈریس نہ لکھوں اور آپ کے سپرد کر دوں تا کہ مکتوب الیہ تک پہنچا دیا جائے تو کیا آپ ایڈریس سے خالی لفافہ قبول کر لیں گے۔ کہنے لگے نہیں! اس پر تو ایڈریس کا لکھا ہونا ضروری ہے، میں نے کہا مگر جس لفافے میں تفصیل کے ساتھ لکھا ہوا ہے، سارا مضمون موجود ہے، اس کے اوپر اگر ایڈریس نہ بھی ہو تو کیا ہے؟ کیا میں بھی آپ سے یہ بات نہ کہہ سکوں گا کہ آپ کی نظر باہر ہی باہر رہتی ہے لفافہ کے اندر بھی دیکھ لیا کریں۔ جب اندر سب کچھ لکھا ہوا موجود ہے تو پھر باہر بھی کچھ لکھنے کی کیا ضرورت ہے؟ بابو صاحب بات سمجھ گئے اور ہنس کر بولے تو داڑھی کیا ایڈریس ہے؟ میں نے کہا ہاں یوں ہی سمجھ لیجئے۔ کہنے لگے پھر پورا اور مکمل ایڈریس تو سکھوں کا ہے۔ میں نے کہا انہوں نے تو لفافہ پر پوری دوات ہی انڈیل دی ہے، جس سے سارا لفافہ سیاہ ہو گیا ہے اور ایڈریس پڑھا ہی نہیں جاتا۔ آپ نے اپنے لفافہ پر کچھ لکھا ہی نہیں اور انہوں نے پوری دوات انڈیل کر ایڈریس پڑھنے کے قابل

Marfat.com

ہی نہیں رہنے دیا۔ صحیح ایڈریس تو آپ کو مولوی کے منہ پر ہی نظر آئے گا نہ بالکل کورا نہ بالکل سیاہ۔

زیرِ نظر کتاب فاضل جلیل عالم نبیل صاحبزادہ مولانا محمد حنیف رضا نقشبندی گھمگھولوی دامت برکاتہم العالی کی تازہ ترین تصنیف لطیف ہے، جس میں فاضل مصنف نے بڑے علمی وفکری انداز میں داڑھی کی شرعی حیثیت کو اجاگر کیا ہے۔ اس سے قبل حضرت والا کی ایک عظیم تصنیف برق خاطف علی خرمن باطل بھی منظر عام پر آ کر مقبول عوام وخواص ہو کر دادِ تحسین وصول کر چکی ہے۔ اس پر کچھ تحریر کرنے کے لیے خطیب پاکستان، مقرر شعلہ بیان نوجوان مذہبی سکالر حضرت علامہ مولانا محمد نواز بشیر جلالی صاحب مدظلہ نے حکم فرمایا تو اپنی کم علمی، بے مائیگی کا احساس دامن گیر ہوا مگر اپنے اس محسن کے حکم پر مجال انکار بھی نہ تھی تو جو کچھ میسر آسکا، تحریر کر دیا۔ اگر کوئی اچھی بات ہے تو وہ میرے اساتذہ کرام کی طرف منسوب ہے اگر کوئی غلطی ہے تو وہ میری جانب سے ہے۔ علامہ جلالی صاحب ایک منجھے ہوئے اور عالمی شہرت یافتہ خطیب دلپذیر ہیں۔ خالق کائنات نے انہیں حسن خطاب، قوت تکلم کے ساتھ حسن صوت و ذوق سے بھی خوب نوازا ہے۔ استاذ گرامی فاضل اجل علامہ مولانا محمد طاہر شہزاد سیالوی صاحب پرنسپل جامعہ حنفیہ غوثیہ بھاٹی چوک لاہور فرماتے ہیں کہ

> مجھے نواز بشیر جلالی صاحب سے اس وجہ سے محبت ہے کہ وہ ہمارے پیارے آقا کی تعریف بڑے پیارے انداز میں کرتے ہیں اور میں ان لمحات کو کبھی بھی نہیں بھول سکتا، جب جلالی صاحب غارِ حراء میں اپنی سوز وگداز سے معمور آواز میں اور محسور کن لب ولہجہ میں بیٹھ کر ہمیں یہ سناتے کہ:

Marfat.com

حسنِ اقراء تو دیکھا تھا جبریل نے
ہم تو غارِ حراء دیکھتے رہ گئے

اور یہی ایک حوالہ ان کی محبت کے لیے کافی ہے۔اس کتاب کی اشاعت کے لیے ان کی سعی مشکور و مقبول قابل تحسین ہے۔ اللہ ربّ العزت اسے قبول فرمائے اور اس کتاب کو نافع بناتے ہوئے فاضل مصنف کو عمر خضر عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم الامین علیہ التحیۃ والتسلیم

ریش خوش معتدل مرہم ریش
ہالۂ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام

محمد طاہر عزیز باروی
مدرّس جامعہ حنفیہ غوثیہ بھاٹی چوک لاہور

Marfat.com

تقریظ جمیل

داڑھی! سنت رسول بھی ہے اور عکس محبتِ مصطفیٰ بھی

مولانا محمد حبیب احمد سعیدی
ناظم مدرسہ نور جامعہ نظامیہ رضویہ، فرخ آباد لاہور

محبت کے تقاضوں میں سے ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ محبوب کی پسند و ناپسند کا خیال رکھا جائے، محبوب کی پسندیدہ چیز کی طرف نظر کرنا تو کجا اس کا تصور بھی مذہبِ عشاق میں توہینِ محبت تصور کی جاتی ہے۔ اور یہی وجہ تھی کہ جناب عمر خلیفہ راشد ہوتے ہوئے حجرِ اسود کی طرف دیکھ کر یہ کہتے ہیں کہ میں تجھے کبھی نہ چومتا، اگر میں نے اپنے ہادی و مرشد اپنے نبی کریم علیہ السلام کو تجھے چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا۔

یہی وہ حقیقی معیارِ محبت ہے جس کو سامنے رکھ کر ہم اپنی محبت کو پرکھ سکتے ہیں، داڑھی اسلامی شعار ہونے کے ساتھ ساتھ محبت رسول کا مظہر و عکس بھی ہے۔ یہ رزق میں اضافے کا باعث بھی ہے اور ذریعہ نجات بھی۔ کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنی کلائی پر شیر کی تصویر بنانے گیا، جب نقاش نے سوئی چبھوئی تو شدتِ درد کی وجہ سے کراہتے ہوئے بولا کہ یہ کیا کر رہے ہو؟ اس نے کہا کہ شیر کی دم بنا رہا

Marfat.com

ہوں۔ اس نے کہا رہنے دو دم کٹے بھی تو شیر ہوتے ہیں، دم رہنے دو باقی شیر بنا دو۔ اس نے پھر سوئی چبھوئی تو پھر درد ہوئی، پکار اٹھا، ارے! اب کیا کر رہے ہو؟ اس نے کہا اب ٹانگ بنا رہا ہوں۔ بولا کیا بغیر ٹانگ کے شیر نہیں ہوتے، ٹانگ رہنے دو باقی شیر بنا دو۔ اسی طرح بار بار ہوتا رہا تو اس نقاش نے اسے کہا کہ جاؤ کسی پاگل خانے میں، ایسا کون سا شیر ہے جس کی نہ ٹانگ ہو نہ دم نہ پیٹ ہو نہ سر۔

تو کیا ایک ایسا مسلمان بھی ہو سکتا ہے کہ نہ فرائض کی پرواہ، نہ ترکِ سنت کا غم، نہ نوافل کا احساس، نہ اوامر ونواہی کی خبر۔

یوں تو سید بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغاں بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلماں بھی ہو

آج ہماری ذلت ورسوائی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ ہم اس گناہ کو گناہ سمجھنا ہی چھوڑ گئے ہیں۔ حدیثِ رسول ہے کہ:

جس نے میری سنت کی مخالفت کی، ذلت ورسوائی اس کا مقدر بن جائے گی۔

داڑھی تو مردے چہرے کی زینت ہے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

خط کی گردِ ...وہ دل کی آرا پھبن
سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اخلاقی، روحانی اور مذہبی طور پر تو داڑھی منڈوانا نقصان ہے ہی، حکماء اور اطباء قدیم یونان کے مطابق چہرے پر بار بار استرا یا بلیڈ پھیرنے سے آنکھوں کی رگیں متاثر ہوتی ہیں اور اس سے انسان کی نظر کو بہت نقصان ہوتا ہے۔

خلاقِ عالم بھی قبر میں انسان کی سفید داڑھی کا حیا فرماتا ہے۔ مگر ایک

Marfat.com

انسان اس کو کوڑے کے ڈھیر کی نذر کرتے ہوئے کوئی شرم و حیا محسوس نہیں کرتا؟

ارشادِ خداوندی ہے:

و اتقون یا اولی الالباب۔

حجۃ الاسلام امام غزالی احیاء العلوم جلد ۱ صفحہ ۱۴۴ مطبوعہ مصر میں فرماتے ہیں کہ:

فرمان نبوی ﷺ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے یوں قسم کھاتے ہیں کہ: اس کی قسم جس نے فرزندانِ آدم کو داڑھی کی زینت بخشی۔

اندازہ کریں! اس چیز کی عظمت کا کہ ملائکہ جس کی قسمیں کھاتے ہیں اور ایک مسلمان اس کے ساتھ کیا معاملہ روا رکھتا ہے؟

کہیں ایسا نہ ہو کہ اس ترکِ سنت پر ہم قہر خداوندی اور عذابِ ربی کا شکار نہ ہو جائیں۔

ارشادِ خداوندی ہے:

ان لو نشاء اصبنھم بذنوبھم و نطبع علی قلوبھم فھم لا یسمعون۔ (الاعراف: ۱۰۰)

اگر ہم چاہیں تو سزا دیں انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے اور مہر لگا دیں ان کے دلوں پر حتیٰ کہ وہ کچھ سن ہی نہ سکیں۔

زیر نظر کتاب مستطاب فاضل اجل علامہ محمد حنیف رضا نقشبندی گھمکولوی کی تازہ ترین تصنیف ہے۔ فاضل مصنف ملک و بیرون ملک تبلیغ اسلام کے حوالے سے نامور شخصیت ہیں اور ایک علمی خاندان کے عظیم سپوت ہیں۔ اس سے قبل کئی اہم دینی موضوعات پر کثیر کتب تصنیف فرما کر علمی حلقوں میں داد

Marfat.com

شجاعت حاصل کر چکے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اس کتاب کو پڑھ کر کئی لوگ اپنے چہروں کو سنتِ رسول سے مزین کریں گے۔

بڑے شائستہ، شستہ اور محققانہ انداز میں داڑھی کی فضیلت و اہمیت اور اس کے مسائل کو اجاگر کیا ہے۔ دیارِ غیر میں رہتے ہوئے یہ فریضہ سرانجام دینا یقیناً یہ لائق تحسین و صد آفرین کام ہے۔ اللہ ربّ العزت اس کتاب کو نفع بخش بنائے اور فاضل مصنف کو اس کا اجر اور ان کے قلم میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔
آمین

حافظ محمد حبیب احمد سعیدی
ناظم مدرسہ نور جامعہ نظامیہ رضویہ
فرخ آباد شاہدرہ لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَمْدَ الشَّاكِرِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَشْرَفِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَوَّلِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ۔

اَمَّا بَعْدُ!

اللہ تعالیٰ خالق دوجہاں کا بہت شکرگزار ہوں کہ اس نے نبی کریم ﷺ کے صدقے میرے جیسے بے کار بندے کو اپنی خاص توفیق سے نوازا اور میں نے اس موضوع پر پہلے بھی قلم اُٹھایا اب پھر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے دوبارہ قلم اُٹھایا ہے۔اس کتاب میں کسی قسم کے تعصب اور ہٹ دھرمی کو بالائے طاق رکھتے ہوئے صرف اور صرف سنت رسول ﷺ کا دفاع کر رہا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے عاجزانہ التماس ہے کہ اس ناتمام کوشش کو شرف قبولیت عطا فرمائے ۔آمین

رب کائنات سے دُعا ہے کہ وہ میرے مرشد کامل خواجہ خواجگان تاجدار گھمکول شریف حضرت زندہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور میرے والدین کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے ،جنہوں نے میرے دل و دماغ میں اسلام کی غیرت کو پیوست کرنے کی کوشش فرمائی۔اپنی اہلیہ اور بچوں کے لیے دعا گو ہوں جنہوں نے

Marfat.com

میری ہر ممکن مدد کی اور تالیفی اور دیگر مصروفیات کا خیال رکھتے ہوئے ہر ممکن خدمت کی۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولائے کریم تاجدار کائنات حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے صدقے میرے اساتذہ، والدین، اقرباء، بہنوں، بھائیوں اور میری اولاد کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔

داڑھی مبارک سنت رسول ﷺ ہے، کچھ علماء اور کچھ لوگ اس سے بے خبر ہیں یا باخبر ہونے کے باوجود داڑھی مبارک کے بارے میں غلط فہمیوں کا شکار ہو کر اس سنت رسول ﷺ کو فراموش کر چکے ہیں۔ ان کی اصلاح کے لیے قرآن وسنت کے تحت اس کو ترتیب دیا ہے اور اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ احادیث تمام کی تمام صحیح ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور دنیا کے تمام مسلمانوں کو سنت رسول ﷺ پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

(نوٹ) اگر اس کتاب میں کسی قسم کی غلطی ہو تو برائے کرم اس کی اصلاح بھی کریں اور آگاہ بھی کریں تا کہ دوسرے ایڈیشن میں اس کی درستگی ہو جائے، میں تمام محبت کرنے والوں کا ممنون ہوں گا۔

صاحبزادہ محمد حنیف رضا نقشبندی

25 ذوالحج 1431ء / 01 دسمبر 2010ء

Marfat.com

نبی کریم تاجدار کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے دائما قبضہ تک داڑھی مبارک رکھی اور کبھی اس کو ترک نہیں فرمایا، اس لیے علماء اور مشائخ اہل سنت و جماعت کا موقف یہ ہے کہ داڑھی مبارک رکھنا واجب ہے اور منڈوانا حرام ہے، کیوں کہ نبی کریم جان دو عالم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ایک داڑھی منڈانے والے مجوسی پر انکار فرمایا۔

داڑھی رکھنا اسلام اور مسلمانوں کا شعار ہے۔ داڑھی مبارک کی اتنی مقدار رکھنا جتنی نبی کریم ﷺ نے رکھی ہے، یہی اس کی اصل ہے، اسی میں اتباع رسول ﷺ ہے اسی پر عرف کا اطلاق آتا ہے کیوں کہ احکام میں عرف کا اعتبار ہے۔

(نوٹ) خشخشی یا فرنچ کٹ داڑھی کا آج کل جو فیشن چل نکلا ہے، ایسی داڑھی ایک مذاق ہے اور یہ سنت رسول ﷺ کے خلاف ہے، ایسا مذاق شریعت سے ہٹ دھرمی ہے۔ آقائے دو عالم رسول کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ لمبی اور دراز داڑھی مبارک رکھی جائے جو سینہ اقدس کے بالائی حصہ تک ہو، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب نبی کریم ﷺ کی داڑھی مبارک لمبی تھی جو سینہ مبارک کو بھر لیتی تھی۔ تاہم عام مسلمانوں کو عموماً اور علماء اور مشائخ کو خصوصاً داڑھی مبارک سنت رسول ﷺ کے مطابق رکھنی چاہیے۔ نبی پاک ﷺ سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ صورت اور سیرت دونوں میں آپ کی کامل اتباع کی جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو غرور اور تکبر کے شر سے محفوظ رکھے اور اپنے محبوب علیہ السلام کی کامل محبت نصیب فرمائے اور سنت رسول ﷺ کی کامل پیروی

Marfat.com

نصیب فرمائے، ادب مصطفیٰ ﷺ عطا فرمائے اور بے ادبی اور گستاخی سے ہم سب مسلمانوں کو بچائے۔آمین!

داڑھی مبارک کے بارے میں شیخ الحدیث علامہ مولانا محمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب لائق مطالعہ ہے۔منکرین وجوب لحیہ کا شرعی محاسبہ اور تمام اعتراضات کے جوابات اس میں موجود ہیں۔ ہمارے نزدیک داڑھی منڈانا مکروہ تحریمی اور حرام ہے اور داڑھی رکھنا واجب ہے۔ نبی کریم ﷺ نے داڑھی منڈانے کی مخالفت کا حکم دیا ہے۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج8 ص408)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے جب نبی کریم تاجدار کائنات جان دوعالم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے رخ انور کو دیکھا تو بے ساختہ بول اُٹھے:

اِنَّ وَجْهَهٗ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ۔

''بے شک یہ چہرہ کسی جھوٹے آدمی کا نہیں ہوسکتا۔''

اسی طرح جب حضرت ابو رمثہ تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بیٹے کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے بڑے پیار سے گفتگو فرمائی اور وہ دیکھتے ہی سمجھ گئے اور فوراً گویا ہوئے:

هٰذَا وَاللّٰهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

''اللہ کی قسم! یہ واقعی اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔''

(مسند احمد ج2 ص228)

اس کتاب کو مرتب کرنے کا مقصد اور سبب یہ ہے کہ مدنی تاجدار رسول گرامی وقار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے چہرہ انور کی ضیاء پاشیاں ساری دنیا کے

Marfat.com

مسلمانوں پر ظاہر کی جائیں تاکہ مسلمانانِ عالم اس کتاب کو پڑھ کر پیارے نبی ﷺ کے چہرہ اقدس، کو اس پر سجی ہوئی داڑھی مبارک کو الفاظ کے آئینہ میں دیکھنے کے شرف سے بہرہ ور ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی سیرت وصورت کو اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔وہ چہرہ انور جس کے بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ ام المومنین رضی اللہ عنہ نے بے تکلفی کے موقع پر بڑے لطیف انداز میں فرمایا؛ جب میں نے ان کے چہرہ تاباں پر نظر ٹکائی تو ان کی شان درخشندگی ایسی تھی جیسے ابر میں بجلی کوند رہی ہے۔ایسے حسین وجمیل چہرے والے کی شان کا کیا کہنا!

جمال و حسن کی الفاظ میں تعبیر ناممکن
مجسم نور کی کوئی کھینچے تصویر ناممکن
کوئی لغزش نہ ہوجائے الٰہی اس سے ڈرتا ہوں
بھروسہ پر تیرے اس کام کا آغاز کرتا ہوں

نبی کریم ﷺ کے جمال مبارک کو کما حقہ تعبیر کردینا ناممکن ہے۔ حضور نور مجسم ﷺ کی تصویر کشی قابو سے باہر ہے۔چنانچہ امام قرطبی فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کے حسن و جمال کو پورا ظاہر نہیں کیا گیا ورنہ انسان حضور ﷺ کو دیکھنے کی طاقت نہ رکھتے۔ یہ شان ہے نبی کائنات ﷺ کی، تو اس چہرہ اقدس پر سجی داڑھی مبارک کی شان کا عالم کیا ہوگا؟

نبی کریم ﷺ کی داڑھی مبارک گھنی اور چہرہ اقدس پر پھیلی ہوئی تھی۔ شمائل ترمذی میں ہے کہ حضور ﷺ کی داڑھی مبارک گھری اور سینہ مبارک کو بھر دیتی تھی۔اسی طرح کتاب الشفاء شریف میں بھی ہے کہ آپ کی ریش مبارک کے بال اس کثرت سے تھے کہ سینہ اقدس کو بھر دیتے تھے۔

Marfat.com

نبی کریم ﷺ کی داڑھی مبارک کے جو بال زائد ہو جاتے تھے، گاہے بگاہے ان کو کتروا دیتے تا کہ صورت خوشنما اور نکھر جائے۔ اس کے علاوہ حضور نبی کریم ﷺ داڑھی مبارک کو بالکل نہیں کترواتے تھے۔

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کٹاؤ اور مجوسیوں کی مخالفت کرو۔

داڑھی رکھنا صرف سنت رسول ﷺ اور طریقہ اسلام ہی نہیں بلکہ تمام انبیاء کرام کی سنت ہے۔ اس لیے حدیث میں ہے:

مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ۔

یعنی تمام انبیاء و مرسلین کی سنت ہے۔

نیز داڑھی شعائر اسلام میں سے ہے اس لیے داڑھی کٹانا علی الاعلان تمام شعائر اسلام کی بے حرمتی اور گناہ کبیرہ ہے حتیٰ کہ داڑھی کا مذاق اُڑانا کفر ہے۔ اس لیے کہ یہ صرف داڑھی کا ہی نہیں بلکہ تمام انبیاء کرام کا مذاق ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ ائمہ حضرات کے نزدیک داڑھی کی مقدار ایک مشت ہے، اس سے کم نہیں ہونی چاہیے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

وَبِهَا اَیِ اللِّحْیَةِ یَتَمَیَّزُ الرِّجَالُ مِنَ النِّسَاءِ۔

اسی داڑھی سے مرد اور عورت جدا ہوتے ہیں۔

(احیاء العلوم ج 2 ص 257)

اس سے پتہ چلا کہ مومن مرد کے لیے داڑھی شرف و فضیلت کا امتیازی نشان ہے (داڑھی رکھنا فطرت کے عین مطابق ہے)

داڑھی رکھنا چونکہ ایک فطری عمل ہے جس کا تقاضا خود فطرت انسانی اور اس کی جبلت کرتی ہے، معلوم ہوا کہ اگر وہ اس فطرتی فضلیت کو چھوڑ دے تو اس

Marfat.com

کی صورت آدمی کی صورت نہیں رہتی چہ جائیکہ وہ مسلمان کی صورت متصور ہو، کیوں کہ اسلام تو دینِ فطرت ہے، زمانے کے حوادث اس فطرتی ساخت وسیرت کو نہیں بدل سکتے، ہر وہ شخص جو داڑھی رکھتا ہے وہ اصل فطرت پر ہے۔

داڑھی رکھنا سنت رسول ﷺ اور اطاعت کی نشانی ہے:

داڑھی رکھنا جہاں فطرت کی کلید ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے محبوب حضرت محمد ﷺ کی اطاعت کا مظہر ہے۔ کسی مومن کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ کے فیصلے کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔ بخاری شریف میں اور مسلم شریف میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

اَعْفُوا اللِّحٰی۔

(بخاری ص5893، مسلم ص259)

اسی طرح مختلف احادیث میں صیغہ امر کے ساتھ حکم ہوا ہے اور امر وجوب کے لیے ہوتا ہے، جیسا کہ جمہور علماء کا موقف ہے۔ چنانچہ ابن ہمام حنفی التحریر ص129 میں فرماتے ہیں:

صِیْغَۃُ الْاَمْرِ خَاصَّۃٌ بِالْوُجُوْبِ عِنْدَ الْجُمْہُوْرِ۔

امر کا صیغہ جمہور کے نزدیک خاص وجوب کے لیے خاص ہے۔

تو جو شخص اس امر کو بجالاتا ہے اسے ثواب ملتا ہے اور جو اس کو ترک کرتا ہے وہ گناہ گار ہوتا ہے۔

نبی کریم ﷺ جب وضو فرماتے تھے تو پانی کا چلو لے کر ٹھوڑی کے نیچے سے داڑھی کا خلال کرتے تھے جس سے معلوم ہوا کہ یہ سنت رسول ہے اور جو شخص داڑھی رکھتا ہے وہ سنت رسول کو سینے سے لگاتا ہے اور حقیقی محبت رسول ﷺ کا مدعی ہوتا ہے اور محبت رسول ﷺ اس کو اللہ تعالیٰ کا مقرب بندہ بنا دیتی ہے

Marfat.com

کیوں کہ اس نے داڑھی رکھنے میں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی پیروی کی ہے۔

سورۂ آل عمران کی ایک آیت کا مفہوم ہے کہ:

''اے محبوب! آپ فرما دیں کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت
کرنے کے خواہشمند ہوتو میرے رسول کی تابعداری کرو،
اللہ تبارک تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور پھر صرف محبت ہی
نہیں کرے گا بلکہ تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا۔

گناہوں کی معافی کا ہر مسلمان خواہشمند ہے تو پھر آج سے عہدہ کرلیں کہ آئندہ داڑھی نہیں کٹوائیں گے بلکہ داڑھی مبارک رکھیں گے۔

داڑھی رکھنا مومنین کا طریقہ ہے

داڑھی رکھنا ایمان والوں اور مقربین کے راستے کو اختیار کرنا ہے۔
نبی کریم ﷺ کی سنت کے بعد خلفاء راشدین میں سے سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جو انبیاء کے بعد سب سے افضل ہیں اور خلیفہ بلا فصل ہیں، سب سے پہلے خلیفہ بنے۔ ان کے بارے میں آتا ہے کہ کَثُّ اللِّحْیَۃِ یعنی گھنی داڑھی والے تھے۔ اسی طرح خلیفہ ثانی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی آتا ہے کہ کَثِیْرُ اللِّحْیَۃِ یعنی بڑی داڑھی والے تھے اور اسی طرح تیسرے خلیفہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کَبِیْرُ اللِّحْیَۃِ تھے یعنی بڑی داڑھی والے تھے۔ اور اسی طرح خلیفہ چہارم سیدنا علی المرتضی حیدر کرار رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ عَرِیْضُ اللِّحْیَۃِ یعنی چوڑی داڑھی والے تھے حتیٰ کہ دونوں کندھوں کے مابین سینے کو بھرتی تھی۔
(تاریخ الخلفاء امام سیوطی ص 129,116,102)

Marfat.com

خلفاء راشدین تمام کائنات سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کے متبع یعنی اتباع کرنے والے تھے، ادب والے تھے، محبت کرنے والے تھے، پھر باقی تمام صحابہ کرام ہیں جن کا طریقہ زندگی بھی نبی پاک ﷺ کے حکم کے عین مطابق تھا۔

الغرض داڑھی رکھنا فطرت کے مطابق ہے اور سیرت انبیاء اور سنت مصطفیٰ ﷺ ہے۔ بلکہ مومنین صحابہ و تابعین اور تمام اولیاء امت اور سلف صالحین میں سے کسی نے بھی داڑھی مونڈوانے کو نقل نہیں کیا۔ تاریخ اسلام کے صفحات اس پر گواہ ہیں۔ امام ابن حزم رضی اللہ عنہ "مراتب الاجماع" میں لکھتے ہیں کہ داڑھی منڈوانا مثلہ کرنا ہے جس کے عدم جواز پر سب متفق ہیں۔ احادیث سے یہ ثابت ہے کہ داڑھی منڈوانا حرام ہے جس کو کسی نے بھی جائز قرار نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو داڑھی کے ساتھ اور عورتوں کو مینڈھیوں کے ساتھ زینت بخشی۔"

(کشف الخفاء للعجلونی ص1447)

اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تو نقص ہو ہی نہیں سکتا، اللہ تعالیٰ کی تخلیق حسن ہے یعنی اچھی ہے۔ مسلمانوں اور مومنوں نے اس بات کو سامنے رکھ کر اس سنت رسول ﷺ کی بہت تعظیم کی ہے۔

آج کا دور بڑا عجیب دور ہے کہ آج کے مسلمان روپے خرچ کر کے داڑھی منڈواتے ہیں تا کہ داڑھی نظر نہ آئے، اس سنت رسول کو معدوم کرنے کے لیے دولت برباد کرتے ہیں، حالانکہ یہ تعظیم و تکریم کی علامت ہے جیسا کہ علامہ قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کی داڑھی بڑی ہوگی اس کی

Marfat.com

معرفت چمکتی رہے گی۔

حیف صد حیف (افسوس اور صد افسوس) آج کے مسلمان پر کہ اپنی خون، پسینے کی کمائی خرچ کر کے سنت رسول ﷺ کو اپنے چہرے سے منڈواتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی خریدتا ہے۔

لوگوں کی نظر میں داڑھی والے کی عزت ہوتی ہے اور اس کو علمی اور باوقار شخصیت سمجھا جاتا ہے، مجلسوں میں اس کی تعظیم کی جاتی ہے اور اُونچی اور نمایاں جگہ پر بٹھایا جاتا ہے اور سب اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور نماز کے وقت اس کو آگے کرتے ہیں ۔داڑھی مبارک سنت رسول ﷺ ہے اس لیے اس کے کئی فائدے ہیں: مثلاً یہ داڑھی والے کی زینت کا باعث ہے اور اس کا وقار اور تعظیم ہے۔ اس سے مرد کا رعب ظاہر ہوتا ہے، اس لیے بچوں اور عورتوں میں وہ رعب اور وقار دکھائی نہیں دیتا، جو داڑھی والوں میں ہوتا ہے۔ اس سے مرد اور عورت کے درمیان فرق اور پہچان ہوتی ہے ۔ داڑھی رکھنا جہاں مرد کے لیے زینت و تکریم کا باعث ہے وہاں اس کی مردانگی کی عکاسی بھی ہوتی ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کو پیدا فرمایا اور دونوں میں فرق کے لیے مرد کے چہرے پر داڑھی اُگائی جو مرد کا زیور ہے، جو عورت کے پاس نہیں اور عورت کو سونا و ریشم پہننا جائز ہے اور مردوں کے لیے سونا و ریشم حرام ہے۔

جس طرح عورت کا جمال بغیر داڑھی اور مونچھوں کے ہوتا ہے اسی طرح مرد کا جمال داڑھی اور مونچھوں میں ہے اور اسی میں مرد کا وقار ہے۔ اب ہر مرد خود سوچے کہ میری رجولیت کا رعب کس میں ہے، آیا داڑھی رکھنے میں یا داڑھی کٹوانے میں؟

Marfat.com

داڑھی مبارک کے دینی وطبی فائدے:

۱۔ بار بار ٹھوڑی اور بالوں پر اُسترا پھیرنا بصارت کو بڑا نقصان دیتا ہے اور اس عمل سے آہستہ آہستہ نظر کم ہو جاتی ہے، جبکہ سنت رسول والے یعنی داڑھی رکھنے والے اس سے محفوظ رہتے ہیں۔

۲۔ داڑھی مبارک گلے اور سینے تک ضرر دینے والے جراثیم سے محفوظ رکھتی ہے۔

۳۔ مسوڑوں کو خارجی وداخلی امراض اور تکالیف سے کافی محفوظ رکھتی ہے۔

۴۔ داڑھی مبارک کو ہر روز تیل لگایا جاتا ہے جس سے گالوں کی کھال تر و تازہ رہتی ہے، جس طرح زمین پانی سے تر وتازہ رہتی ہے اور داڑھی مونڈنے والے اس فائدے سے محروم رہتے ہیں۔

۵۔ داڑھی بڑھانے سے خناق جیسی خطرناک بیماری سے بچاؤ رہتا ہے۔

اسلام ایک جامع اور مکمل نظام کا نام ہے جس کی جامعیت اور اکملیت کا راز اسلام کا منبع ومصدر قرآن وسنت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِھِمَا کِتَابُ اللّٰہِ وَ سُنَّۃُ نَبِیِّہٖ۔"

(الموطا امام مالک رضی اللہ عنہ ص 1708)

ترجمہ: اے میرے صحابہ! میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں ایک کتاب اللہ یعنی قرآن مجید اور دوسری اللہ تعالیٰ کے

Marfat.com

رسول ﷺ کی سنت، جب تک ان کو تھامے رکھو گے تم گمراہ نہیں ہو گے۔

اس سے معلوم ہوا کہ گمراہی اس وقت اپنا ڈیرہ جما لیتی ہے جب قرآن و سنت سے اعراض کیا جائے یا ان میں کسی تیسری چیز کی آمیزش کی جائے۔ اسی منہج کو محفوظ کرنے کے لیے حکم بھی سنایا۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

"مجھے اپنی امت پر اس بات کا ڈر ہے کہ ان میں گمراہ کرنے والے ائمہ ہوں گے یعنی وہ قرآن و سنت کے منہج کو ترک کر کے یا تو تیسری چیز کو رواج دیں گے یا آمیزش کریں گے۔"

اور حضور نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

"مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي۔"

(مسلم شریف ص 7187 و بخاری شریف ص 5063)

ترجمہ: جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ میرے طریقے پر نہیں۔

بخاری شریف ص 5063 پر مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تمھاری نسبت اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والا ہوں اور زیادہ متقی ہوں لیکن میں روزے بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور تہجد بھی پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں یعنی سوتا ہوں اور میں نے شادیاں بھی کی ہیں

Marfat.com

جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔"

اس حدیث اور اس سے قبل حدیث میں رسول کریم ﷺ نے واشگاف الفاظ میں بیان کردیا کہ منہجِ مومن نبی کریم ﷺ کا قول وفعل ہے۔ اور اگر حضور نبی کریم ﷺ کے قول وفعل وتقریر کے خلاف خواہ صحابی کا قول وفعل آجائے تو نبی کریم ﷺ کے خلاف ہوگا، سنت کے مخالف ہوگا اور یہ مخالف اللہ تعالٰی اور اس کے رسول ﷺ کو ناراض کرے گا۔ جس کی وجہ سے وہ اللہ تعالٰی اور رسول پاک ﷺ کی رضا کا سبب نہیں بن سکتا، خواہ جتنے مرضی استدلالات اور اجتہادات اور استنباطات سامنے لائے جائیں۔ اللہ تعالٰی کے رسول کریم ﷺ کے راستے کو سمجھانے کے بعد واقعتاً صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی اس منہج کو سینے سے لگایا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب حجر اسود کے قریب آئے تو آپ نے حجر اسود کو خطاب کیا کہ: اللہ کی قسم میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، نہ نقصان دے سکتا ہے اور نہ ہی نفع دے سکتا ہے، اگر میں نے اللہ کے محبوب جان دوعالم حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کو تیرا بوسہ لیتے نہ دیکھا ہوتا تو میں تیرا بوسہ ہرگز نہ لیتا۔ یعنی صرف اللہ کے رسول کی پیروی میں بوسہ لے رہا ہوں۔

اور فرمایا ہم رمل کیوں کرتے ہیں؟ اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے مشرکین مکہ کو اپنی قوت دکھلانے کے لیے رمل کیا تھا۔ اب مشرکین مکہ میں نہیں ہیں۔ چونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے رمل کیا تھا اس لیے ہم پسند کرتے ہیں اور اس کو ترک نہیں کریں گے۔ گویا یہ رمل نبی کریم ﷺ کی پیروی میں کیا وگرنہ آج اس کی علت موجود نہیں ہے۔

اس سے پتہ چلا کہ نبی کریم ﷺ کے قول وفعل کے آجانے پر کسی اور

Marfat.com

علت یا کسی کے قول و فعل کی کوئی قدر و منزلت نہیں رہتی، جس کا صحابہ کرام نے خود اعتراف کیا ہے۔

کسی کی رائے کتاب اللہ میں نہیں چل سکتی۔ ائمہ کرام کی رائے وہاں سنی جائے گی جس مسئلے میں قرآن خاموش ہو اور نہ ہی سنت رسول ﷺ میں وہ مسئلہ ہو۔ نبی کریم ﷺ کی سنت جو حضور ﷺ نے جاری فرمائی اس میں کسی کی رائے کو کوئی اہمیت نہیں دی جاسکتی۔

آیئے! ہم صرف نبی کریم ﷺ جن کی ذات اقدس ہمارے لیے نمونہ ہے، ان کا قول و فعل دیکھیں کہ داڑھی مبارک کے بارے میں کیا ہے؟ پھر ان کے اقوال دیکھیں کہ اُنھوں نے کیا فرمایا ہے؟ یا پھر ان کی تقریر دیکھیں کہ آیا داڑھی مبارک منڈوانے والے پر خاموشی اختیار فرمائی یا کوئی حکم صادر فرمایا؟ اب ہم صرف اللہ تعالیٰ کے محبوب رسول کریم ﷺ کے فعل، پھر ان کے اقوال و تقاریر کو بالترتیب ذکر کرتے ہیں تاکہ سب مسلمانوں پر واضح ہو جائے کہ داڑھی مبارک کی کتنی بڑی شان ہے؟ یہ رسول گرامی وقار ﷺ کی پیاری سنت ہے۔

میرے مسلمان بھائیو! یہ تو ایک متفقہ بات ہے کہ تاجدار کائنات جان دو عالم حضرت محمد ﷺ سے بڑھ کر کائنات میں کوئی بھی خوبصورت نہ تھا اور نہ ہوگا۔ جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

"كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ۔"

(بخاری شریف ص 3040)

(یعنی اللہ کے رسول ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ حسین تھے)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنُ النَّاسِ وَجْهًا۔"

(بخاری شریف 3549)

Marfat.com

(نبی کریم ﷺ کا چہرہ اقدس پوری کائنات سے زیادہ حسین وجمیل تھا۔)

کسی عاشق نے کیا خوب کہا ہے:

حسیناں جمیلاں دامنہ موڑ دتا
خدا نے محمد ﷺ بنا کے قلم توڑ دِتا

نبی کریم ﷺ کا چہرہ مبارک جو پوری دنیا کے حسینوں سے زیادہ حسین تھا۔ کیا اس خوبصورت چہرۂ رسول ﷺ پر داڑھی مبارک تھی یا نہیں؟ آیئے ذرا احادیث پاک کے اوراق کی ورق گردانی کریں۔

(۱) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

"كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ خَلَّلَ لِحْيَتَهُ"

(طبرانی فی الکبیر ص 664)

جب اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ وضو فرماتے تو داڑھی مبارک کا خلال کرتے تھے۔

(۲) جب اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ وضو فرماتے تو ایک چلو پانی کا لے کر ٹھوڑی کے نیچے سے اس کے ساتھ داڑھی مبارک کا خلال کرتے اور فرمایا اسی طرح میرے رب نے مجھے حکم دیا۔ محبوب خدا ﷺ کا داڑھی کا خلال کرنا 13 صحابہ نے نقل کیا ہے۔

(ابوداؤد شریف، ص1455)

ان احادیث سے یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی داڑھی مبارک لمبی تھی جس کی وجہ سے وضو کرتے وقت خلال کرنا پڑتا۔ اگر آپ ﷺ کی داڑھی مبارک کٹی ہوئی ہوتی یا قبضہ سے کم ہوتی تو خلال چہ معنی دارد؟

Marfat.com

(۳) حضرت مولا علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی داڑھی مبارک بہت بڑی تھی۔

(۴) حضرت امام حسن بن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کی داڑھی مبارک گھنی تھی۔

(شمائل ترمذی شریف، ص8)

مذکورہ بالا احادیث سے یہ ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کی داڑھی مبارک بڑی تھی، گھنی تھی اور بھاری تھی اور اس کے بہت زیادہ بال تھے اور وہ سینے کو ڈھانپتی تھی۔ اب کوئی مفکر اسلام یا عالم دین یا مفتی یا اجتہاد کرنے والا، کوئی بھی مسلمان یہ بات کہنے کی جرات نہیں کر سکتا کہ فلاں یہ کہتا ہے فلاں یہ کہتا ہے۔ میرے مسلمان بھائیو! ذرا سوچیں کہ ہم نے جس رسول گرامی قدر ﷺ کا کلمہ پڑھا ہے ان کی داڑھی مبارک قبضہ سے کم نہیں ہوئی، بڑی ضرور ہوئی ہے لیکن قبضہ سے کم نہیں ہوئی۔ حضور ﷺ کے بعد خلفائے راشدین نے بھی اسی سنت کو سینے سے لگایا چنانچہ ان کی داڑھیاں سنت رسول ﷺ کے مطابق تھیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے نبی پاک ﷺ کی سنت داڑھی مبارک پر غیرت مند مسلمان کے لیے یہ کافی ہے کیوں کہ جو کام نبی ﷺ نے کیا اس کو اپنی زندگی کا محور و مرکز بنا لینا چاہیے۔

آج حضور نبی کریم ﷺ کی تابعداری کر لو، کل قیامت میں آسانی ہوگی، پوری سنت رسول اپنے چہرے پر سجا لو۔ حضور ﷺ کی پسند اپنی پسند بنا لو اسی میں خیر ہے ورنہ ممکن ہی نہیں کہ دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکو اور داڑھی کی اہمیت مسلمانوں کے دلوں میں بیٹھ جائے اور منکرین حدیث اور غیرت و حمیت سے عریاں اسلام کے نام پر اسلام کی جڑیں کاٹنے والے جاہل مجدد، اسکالر اور شیخ

Marfat.com

الاسلام و مفکر اسلام اور ڈاکٹر و پروفیسر سنت رسول ﷺ کی توہین کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ داڑھی کے چھوٹے یا بڑے ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کٹواؤ۔

(بخاری شریف، ص 5892)

جو لوگ داڑھی کترواتے ہیں، سنت رسول ﷺ سے کم رکھتے ہیں، وہ لوگ بتلائیں کہ وہ کس کی سنت ادا کر رہے ہیں؟ لیکن پھر بھی اگر کوئی مسلمان اس کو اپنے چہرے پر بوجھ تصور کرتا ہے تو پھر گویا اس نے نبی کریم ﷺ کے امر میں گستاخی کی اور اس کو غلط جانا اور جو شخص رسول اللہ ﷺ کے امر میں یعنی حکم میں خطا تصور کرتا ہے وہ گمراہی کی اتھاہ گہرائیوں میں جا گرتا ہے۔ داڑھی اگر خوبصورتی کا مظہر نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کسی نبی کو داڑھی عطا نہ فرماتا۔ گویا داڑھی انبیاء سابقین کی بھی سنت متواترہ ہے جس سے داڑھی کی شان وعظمت مزید نکھر جاتی ہے کیونکہ جب داڑھی دین اسلام میں ہے تو بغیر داڑھی والا بے دین سمجھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں فطرت اسلام پر قائم رکھے اور اس سے اعراض و انحراف کرنے اور تاویلات کرنے سے بچائے۔ آمین!

ان روایات سے روز روشن کی طرح عیاں ہوگیا کہ داڑھی رکھنا سنت رسول ﷺ ہے اور تمام انبیائے کرام کی بھی سنت ہے بلکہ فطرت الٰہی ہے اور دین ہے اور داڑھی نہ رکھنا مشرکوں، یہودیوں، عیسائیوں، مجوسیوں اور بے دین لوگوں کا فعل ہے۔ داڑھی مونڈھنا رسول کریم ﷺ کے نزدیک ناپسندیدہ فعل ہے اور داڑھی منڈوانے والے کی طرف نبی پاک ﷺ نظر اُٹھا کر بھی نہ دیکھتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ داڑھی کا کاٹنا اسلام اور دین کے بلکہ انسانیت کے بھی

Marfat.com

خلاف ہے۔

نبی کریم ﷺ کی محبت کے طلبگارو! اگر تمہیں رسول اللہ ﷺ سے محبت ہے تو داڑھی رکھو اور سنت کے مطابق رکھو، عاشق بننا بڑا مشکل ہے۔ دعویٰ تو محبت رسول ﷺ کا ہے لیکن نبی پاک ﷺ کے حکم کے خلاف داڑھیوں کو منڈوا کر کٹوا کر محبت اور عشق رسول ﷺ کے دعوے کرتے ہیں، وہ محبت رسول ﷺ کے دعوے میں جھوٹے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت کے تارک بھی ہو، نافرمانی بھی کرتے ہو اور ان سے محبت کے دعوے دار بھی ہو۔ یہ عجیب بات ہے اگر اس محبت رسول ﷺ میں سچے ہو تو نبی پاک ﷺ کی پیاری پیاری سنت داڑھی مبارک بھی رکھو تا کہ پتہ چل جائے کہ یہ کلمہ پڑھنے والا امتی اپنے نبی ﷺ کا تابعدار ہے اور اب وہ داڑھی کو منڈھوانے یا کتروانے سے قطعاً گریز کرے گا۔ تابعدار امتی وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی نہ کرے بلکہ سنت رسول ﷺ کو سینے سے لگائے۔ ارشاد ربانی ہے:

"وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ، وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔"

(سورۃ الحشر)

(اللہ کے رسول ﷺ جو کچھ تمہیں دیں، اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔)

اسی طرح حدیث شریف میں بھی ہے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

"مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ۔"

(بخاری شریف ص 7288)

Marfat.com

(جس چیز سے تم کو روکوں اس سے رک جاؤ)

اس لیے حضور ﷺ نے داڑھی رکھنے کا حکم فرمایا ہے، اب جو داڑھی کٹوائے یا منڈوائے اور پھر بھی محبت رسول ﷺ کا دعویٰ کرے تو خود ہی فیصلہ کرلو کہ اس جیسا کوئی جھوٹا ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ جسے نبی پاک ﷺ کی پیاری شکل وصورت پسند نہیں وہ کل قیامت کے دن یہ امید رکھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں سے جام کوثر پیوں گا؟ حوضِ کوثر کا پانی رحمت کائنات اسے عطا فرمائیں گے جو نیک اعمال اور رسول اللہ ﷺ کی سنتوں پر عمل کرے گا۔

اللہ کے محبوب تاجدار کون ومکان حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے جہاں داڑھی مبارک کو رکھنے کا حکم فرمایا ہے وہاں داڑھی کے سفید بالوں کو اکھاڑنے سے بھی منع فرمایا ہے جیسا کہ ارشاد رسول اللہ ﷺ ہے:

"سفید بالوں کو نہ اکھاڑو کیونکہ جس کے اسلام میں داخل ہونے کے بعد سفید بال ہوئے وہ قیامت کو اس کے لیے نور ہوگا۔"

(بخاری شریف، ص7468)

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو داڑھی کی عظمت کو پہنچاننے اور اطاعت رسول کریم ﷺ کی توفیق عطا فرمائے۔

آج اگر کسی مسلمان کو کہا جائے کہ بھائی داڑھی رکھو، اس کو منڈوانا چھوڑ دو تو غصے میں آکر کہیں گے کہ تم مجھ سے زیادہ پڑھے لکھے ہو؟

افسوس کے ساتھ لکھنا پڑ رہا ہے کہ جب تک ہر مسلمان اپنے ایمان کو زندہ نہ رکھے تو اس کو اچھی بات بھی بری لگتی ہے۔ ہم اسلام کا دعویٰ بھی کرتے ہیں اور پھر اسی اسلام کو اپنے عمل سے بدنام بھی کرتے ہیں۔ داڑھی کو کٹوانا اور منڈوانا

Marfat.com

جہاں تخلیق باری تعالیٰ میں تبدیلی کی جرات ہے وہاں نبی کائنات ﷺ کی سیرت ونمونہ سے انحراف بھی ہے۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
کل نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

اے مسلمان! تو نماز بھی پڑھتا ہے، روزے بھی رکھتا ہے، حج کا فریضہ بھی ادا کرتا ہے، زکوٰۃ بھی دیتا ہے، محبت رسول ﷺ کا بھی دم بھرتا ہے، اس کے باوجود قیامت کے دن داڑھی چہرے پر نہ ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے تجھے دیکھ کر اپنا چہرہ مبارک موڑ کر کہہ دیا کہ داڑھی منڈوانے کا حکم تم کو کس نے دیا تھا تو ذرا سوچ تو کیا جواب دے گا؟ اس دن کوئی جواب نہ بن پڑے گا۔ آج اگر کہا جائے سنت رسول ﷺ کا احترام کرو تو بہانے بنانے لگتا ہے کہ اگلے سال داڑھی رکھ لوں گا، یا شادی کے بعد رکھ لوں گا۔ کیا گارنٹی ہے کہ اتنی دیر زندہ رہے گا؟ اے مسلمان تو ہر روز نبی پاک ﷺ کی سنت کو کاٹ کر داڑھی مبارک کی توہین کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں میں محبت رسول اللہ ﷺ پیدا کرے۔ اور داڑھی مبارک اپنے چہرے پر سجانے کی توفیق عطا فرمائے۔

داڑھی نہ رکھنا، جہاں کافروں سے مشابہت ہے وہاں عورت بننے کی خواہش کی تکمیل بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو تجھے مرد بنایا ہے اور مرد وعورت میں داڑھی کا فرق رکھا ہے، لیکن مسلمان داڑھی کو منڈوا کر عورت بننے کے شوق میں لعنت کے مستحق ہوتے ہیں۔

حنفی مذہب کے مشہور عالم ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ ردالمحتار شرح الدرالمختار ج ص 418 میں فرماتے ہیں:

وَیَحْرُمُ عَلَی الرَّجُلِ قَطْعُ اللِّحْیَۃِ اَیْ حلقھا۔

Marfat.com

مرد پر داڑھی کا مونڈنا حرام ہے۔

ائمہ اربعہ کی مستند کتابوں سے تصریحات نقل کی جاتی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

(ا) حنفی مذہب:

احناف کے نزدیک داڑھی رکھنا واجب ہے اور داڑھی کا کاٹنا حرام ہے۔ اور ایک مٹھی سے کم ہو تو کتروانا کسی کے ہاں بھی مباح نہیں ہے، جیسا کہ آج کل کے مغربی ذہن کے لوگوں کی عادت ہے، چنانچہ فقہ حنفی کے مشہور فتاویٰ شامی میں ہے:

" واما الاخذ منها وهي دون ذالك كمايفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم يبحه احد واخذ كلها فعل يهود الهند ومجوس الاعاجم۔

(در المختار علی رد المختار ۲: ۴۱۸)

ترجمہ: اور داڑھی کتروانا جبکہ وہ ایک مشت سے کم ہو جیسا کہ بعض مغربی لوگ اور ہیجڑے قسم کے آدمی کرتے ہیں، اس کو کسی نے جائز نہیں کہا اور پوری داڑھی صاف کر دینا تو ہندوستان کے یہودیوں اور عجم کے مجوسیوں کا فعل تھا۔

ہاں اگر داڑھی ایک مشت سے بڑھ جائے تو اس سے زائد حصہ اگر کاٹنا چاہے تو کاٹ سکتا ہے۔ اگر کسی نے زیادہ داڑھی بڑھالی تو اس کو چاروں طرف سے کاٹ کر درست کر سکتا ہے بشرطیکہ ایک مشت سے کم نہ ہو جائے اور بڑھی ہوئی داڑھی کو اپنے حال پر چھوڑ دینا یہ جائز ہے بلکہ بہتر ہے جیسا کہ عالمگیری میں ہے:

Marfat.com

" ولا باس اذا طالت لحيته ان ياخذ من اطرافها ولا باس ان يقبض على لحيته فان زاد على قبضته منها شيء جزه وان كان مازاد طويلة تركه كذا في الملتقط والقص سنة فيها وهوان يقبض الرجل لحيته فان زاد منها على قبضة قطعه كذا ذكر محمد رحمه الله تعالى في كتاب الاثار عن ابي حنيفة رحمه الله تعالى قال و به ناخذ كذا في محيط السرخسي -

(عالمگیری ۵:۳۵۸ کتب الکراھیۃ)"

ترجمہ: اس میں کوئی حرج نہیں کہ اگر داڑھی ایک مشت سے زیادہ بڑھ جائے تو چاروں طرف سے کاٹ کر برابر کر لے اور اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ آدمی اپنی داڑھی کو مٹھی میں پکڑ لے جو کچھ اس سے زیادہ ہو تو اس کو قطع کر دے، لیکن اگر مٹھی سے بڑھی ہوئی داڑھی، زیادہ لمبی ہو چکی ہے تو اس کا قطع کرنا مناسب نہیں ہے بلکہ ایسے ہی چھوڑ دینا چاہیے۔ ملتقط میں ایسا ہی لکھا ہے، البتہ چاروں طرف سے برابر کر سکتا ہے اور داڑھی کتروانا جبکہ ایک مشت سے زائد ہو سنت ہے یعنی مشت سے زائد حصہ کتروانا سنت ہے۔ امام محمد علیہ الرحمۃ نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کتاب الارثار میں ایسا ہی نقل کیا ہے اور کہا کہ ہمارا یہی معمول ہے۔ علامہ سرخسی نے محیط میں اسی طرح کہا ہے۔

Marfat.com

(۲) شافعی مذہب:

شوافع کے نزدیک داڑھی کا منڈوانا حرام ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الام میں اس کی تصریح کی ہے اور علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ داڑھی کا بڑھانا فطرت سے ہے اور اس کو کاٹنا جائز نہیں ہے۔ چنانچہ فقہ شافعی کی کتاب ''شرح العباب'' اور شرح مہذب'' میں ہے:

" فی شرح العباب قال الاذری : الصواب تحریم حلقها جملة لغیر علة بها وقال بن الرفعة : بان الشافعی نص الام علی التحریم۔

وقال النووی :سبق فی الحدیث ان اعفاء اللحیة من الفطرة فالاعفاء بالمد قال الخطابی وغیره هو توفیرها وترکها بلاقص کره لنا قرصها کفعل الاعاجم۔

(شرح مہذب،۱:۲۹۰)

ترجمہ: شرح عباب میں امام اذرعی فرماتے ہیں کہ بلا عذر داڑھی کا منڈوانا حرام ہے۔ابن رفعہ فرماتے ہیں کہ امام شافعی نے اس کے حرام ہونے کی تصریح کتاب الام میں کی ہے۔اور امام نووی فرماتے ہیں کہ حدیث میں یہ بات گزر چکی ہے کہ داڑھی کا بڑھانا فطرت سے ہے، خطابی وغیرہ فرماتے ہیں کہ داڑھی کو کتروائے بغیر بڑھانا چاہیے اور ہم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ داڑھی کو کتروائیں ،جیسا کہ عجمی لوگ کرتے ہیں۔

Marfat.com

(3) مالکی مذہب:

مالکیہ کے ہاں داڑھی کا صاف کرانا حرام ہے اور کٹانا بھی، جب کہ اس سے آدمی مثلہ بن جاتا ہے۔ چنانچہ فقہ مالکی کی کتاب ''الابداع منار الابتداع'' اور ''شرح الخطاب علی مختصر الخلیل'' میں ہے۔

مذهب السادة المالكية حرمة حلق اللحية وكذا قصها اذا كان يحصل به مثلة كذا في الابداع في منار الابتداع وفي شرح الخطاب على مختصر الخليل وحلق اللحية لايجوز۔

ترجمہ: کبار مالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ داڑھی منڈوانا حرام ہے اور اسی طرح داڑھی کا کتروانا بھی حرام ہے۔ جیسا کہ الابداع فی منار الابتداع میں ہے اور شرح الخطاب میں ہے کہ داڑھی منڈانا جائز نہیں ہے۔

(4) حنبلی مذہب:

حنابلہ کے ہاں داڑھی کا کاٹنا حرام ہے اور بڑھانا لازمی ہے چنانچہ فقہ حنبلی کی کتاب ''شرح منتہی الارادات'' اور ''انصاف'' میں ہے کہ

" منهم من صرح المعتمد حرمة حلقها ومنهم من صرح بالحرمة ولم يحك خلافا كصاحب الانصاف يعلم ذالك من شرح المنتهى وشرح منظومة الادب وغيرها ويعفى لحيته ويحرم حلقها كذافي شرح منتهى الارادات(١: ٣)وفي الانصاف ويعفى

Marfat.com

لحیته وقال ابن الجوزی فی المذاھب مالم یستھجن طولھا ویحرم حلقھا۔

(الانصاف ۱:۱۲۱)

ترجمہ: اس بات پر تصریح ہے کہ داڑھی کا منڈوانا حرام ہے اور اس حرمت پر کسی نے خلاف نقل نہیں کیا، اسی طرح شرح منتہی الارادات میں ہے کہ داڑھی کو بڑھایا جائے اور اس کا کاٹنا حرام ہے اور انصاف میں ہے کہ داڑھی کو بڑھایا جائے۔ ابن جوزی فرماتے ہیں کہ اتنی زیادہ لمبی نہ کی جائے، یعنی ایک مشت سے زیادہ لمبی نہ کریں کہ بری معلوم ہونے لگے اور داڑھی کا منڈانا حرام ہے۔

ان تصریحات سے داڑھی کے مسئلہ کی اہمیت کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ کسی چیز پر مذاہب اربعہ کے اتفاق کا معنی یہ ہوتا ہے کہ امتِ محمدیہ میں کوئی بھی اس کا مخالف نہیں، لہٰذا اگر کوئی اختلاف کرے تو اس کو اختلاف نہیں کہا جائے گا بلکہ اس کو شریعت کی مخالفت کہا جائے گا۔

(درمختار، ص 560)

(ب) جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ داڑھی منڈوانا حرام ہے تو اس فعل کا کرنا گناہ کبیرہ ہے اور مرتکب گناہ کبیرہ فاسق ہے، فقہائے کرام نے تصریح کی ہے کہ فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی یعنی عملاً حرام ہے۔ اور داڑھی منڈا صرف فاسق ہی نہیں بلکہ فاجر بھی ہے اور اس کا یہ گناہ کبیرہ علانیہ ہے، لہٰذا اگر نمازِ تراویح کی امامت کے لیے کوئی صالح باشرع حافظ میسر نہ ہو تو کسی صالح دیندار باشرع کو امام بنا کر اس کے پیچھے سورتوں سے نماز تراویح پڑھ لی جائے۔ داڑھی منڈے

Marfat.com

حافظ کی اقتداء میں نماز تراویح نہ پڑھے اگر مسجد کمیٹی ایسے داڑھی منڈے حافظ ،قاری کو یا جو ایک مشت سے کم داڑھی رکھتا ہو اس کو تراویح سنانے کے لیے موقع دیتے ہیں تو انہیں سب سے پہلے مسئلہ سمجھایا جائے، اگر کمیٹی والے مان جائیں تو بہتر ورنہ داڑھی منڈے حافظ ،قاری کو امامت کے لیے مقرر کرنے کا گناہ کمیٹی پر ہوگا۔

مزید تفصیل کے لیے اکابر علماء کے فتاوٰی سے بھی عبارت نقل کیے دیتا ہوں:

''فاسق کا امام بنانا حرام ہے اور اس کے پیچھے اگر کوئی نماز پڑھے تو بکراہت تحریم ادا ہوجاتی ہے اور اگر اس کا ثبوتِ کفر ہوجائے تو ہرگز نماز نہیں ہوتی، اوّل تو اس کے پیچھے نہ پڑھے اور اگر پڑھ ہی لے تو اس کا اعادہ کرلینا چاہیے۔ داڑھی رکھنا واجب ہے، داڑھی منڈوانے والا فاسق ہے اس کے پیچھے نماز (مکروہ تحریمی) ہے۔

داڑھی رکھنا واجب ہے اور قبضہ سے کم کٹانا حرام ہے:

بخاری اور مسلم میں ہے:

لقوله عليه السلام خالفوا المشركين واعفوا اللحى -

وفي درالمختار يحرم على الرجل قطع لحية وفيه والسنة فيها القبضة -

ترجمہ: کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ مشرکین کی مخالفت کرو اور داڑھی بڑھاؤ۔ (بخاری و مسلم)

Marfat.com

اور درمختار میں ہے کہ مرد کے لیے داڑھی کا کاٹنا حرام ہے اور داڑھی رکھنے کی مسنون مقدار ایک مشت ہے۔

مفتی محمد عبدالحکیم داڑھی منڈانے اور کٹوانے والے کے متعلق فرماتے ہیں:

"وہ شخص فاسق اور سخت گنہگار ہے، اس کو امام بنانا ناجائز ہے کیونکہ اسکے پیچھے نماز پڑھنی مکروہ تحریمی ہے اور وہ واجب الاہانت ہے اور امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے، اس لیے اس کو امام بنانا ناجائز ہے۔"

مفتی محمد ظہور احمد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے:

"ایسے شخص کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے، بشرطیکہ اس سے بہتر نماز پڑھانے والا موجود ہو۔"

داڑھی قبضہ سے کم کرنا حرام ہے بلکہ یہ دوسرے گناہوں سے بھی بدتر ہے، اس لیے کہ اس کے علانیہ ہونے کی وجہ سے اس میں دینِ اسلام کی کھلی توہین ہے اور اللہ و رسول اللہ ﷺ سے بغاوت کا اعلان ہے۔ اسی لیے فقہائے کرام نے فیصلہ فرمایا ہے کہ جو شخص رمضان میں علانیہ کھائے پیئے، وہ واجب القتل ہے کیونکہ وہ کھلے طور پر شریعت کی مخالفت کر رہا ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

کالا متی معافی الا المجاهرین۔ (متفق علیہ)

ترجمہ: میری پوری امت لائق عفو ہے مگر علانیہ گناہ کرنے والے معافی کے لائق نہیں۔

دوسرا فرق یہ ہے کہ دوسرے گناہ کسی خاص وقت میں ہوتے ہیں مگر

Marfat.com

داڑھی کٹانے کا گناہ ہر وقت ساتھ لگا ہوا ہے، سو رہا ہو تو بھی گناہ ساتھ ہے حتیٰ کہ نماز وغیرہ عبادت میں مشغول ہونے کی حالت میں بھی اس گناہ میں مبتلا ہے۔ قوم لوط کے اسباب عذاب میں داڑھی کٹانا بھی ہے۔ غرضیکہ داڑھی کٹانے یا منڈانے والا فاسق ہے اور فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے، اس لیے ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں۔ اگر ایسا شخص امام بن گیا اور مسجد کی انتظامیہ نے بنا دیا اور ہٹانے پر بھی قدرت نہ ہو تو کسی دوسری مسجد میں صالح امام تلاش کرے، اگر میسر نہ ہو تو جماعت نہ چھوڑے بلکہ فاسق کے پیچھے ہی نماز پڑھ لے، اس کا وبال و عذاب مسجد کے منتظمین پر ہوگا۔

حضرت علامہ حافظ عارف باللہ پیر محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ میر پوری خلیفہ مجاز حضرت پیر شیخ امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے:

> ''داڑھی منڈانا اور شرعی حد سے آگے کترانا، نا جائز و حرام ہے۔ اس کا مرتکب فاسق و مردود الشہادت ہے۔ اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔''

جو حافظ داڑھی منڈواتے یا کتراتے ہیں وہ گناہ کبیرہ کے مرتکب، فاسق ہیں۔ تراویح میں بھی ان کی امامت جائز نہیں اور ان کی اقتداء میں نماز مکروہ تحریمی یعنی عملاً حرام ہے اور جو حافظ صرف رمضان شریف میں داڑھی رکھ لیتے ہیں اور بعد میں صاف کرا دیتے ہیں، ان کا بھی یہی حکم ہے۔ ایسے شخص کو فرض نماز اور تراویح میں امام بنانے والے بھی فاسق اور گنہگار ہیں۔

داڑھی رکھنا واجب اور شعائر اسلام میں سے ہے۔ داڑھی نہ رکھنا گناہ کبیرہ ہے، جو نہیں رکھتا وہ مرتکب کبیرہ ہے اور مرتکب کبیرہ فاسق ہے۔ ایسے شخص کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے۔

Marfat.com

مسلمانو! داڑھی کٹانا چھوڑ دو:

ساری دنیا کے مسلمانوں سے مودبانہ گزارش ہے کہ اے اسلام کو چاہنے والو! رسول کریم ﷺ سے محبت کرنے والو ہر شخصیت اپنے چہرے اور کردار سے پہچانی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تاجدار کائنات فخر آدم و بنی آدم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے رخِ انور پر داڑھی مبارک کا نور دیکھ کر ہی دشمنوں نے اعتراف کیا تھا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے کا نہیں ہوسکتا۔ داڑھی مبارک رکھنا حضور نبی کریم ﷺ کا طریقہ ہے اور خلفائے راشدین اور صحابہ کرام اور اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طرۂ امتیاز تھا اور وہ اس کو اطاعت خیال کرتے تھے اس لیے انہوں نے اپنے چہروں پر داڑھی مبارک کا نور سجایا ہوا تھا۔

قرآن و سنت سے دور ہٹ کر عمل کرنے ولا دین اسلام کی مقرر کردہ حدود سے خارج ہوجاتا ہے، جو اس کی شقاوت کی دلیل ہے۔

نبی کائنات تاجدار کونین محمد مصطفٰے ﷺ جو پوری کائنات سے افضل و اعلیٰ اور دو جہان سے، اولین و آخرین سے خوبصورت ہیں۔ ان کی داڑھی مبارک گھنی، ابھاری اور سینے کو ڈھانپے ہوئے تھی۔ اب جو داڑھی نہیں رکھتا وہ یا تو نبی کریم ﷺ کے چہرے کو ناپسند کرتا ہے اور یہودیوں ،عیسائیوں ،مجوسیوں، مشرکوں کے چہروں کو پسند کرتا ہے، وہ خالق کائنات کا نافرمان ہے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کا تارک ہے۔ اور وہ حضرات جو نمازی ہیں اور حج کی سعادت بھی ان کو نصیب ہوئی ہے۔ زکوٰۃ بھی ادا کرتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں ،وہ اگر داڑھی منڈواتے یا کتراتے ہیں ان کی حالت عام مسلمانوں سے بھی زیادہ قابل رحم ہے۔ اس لیے کہ وہ فرائض کی بجا آوری کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے گھر میں

Marfat.com

بھی گناہ کبیرہ سے باز نہیں آتے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی عبادت قبول ہے جو گناہوں سے پاک ہو، بعض اکابر نے حج مقبول کی علامت یہ لکھی ہے کہ حج سے مسلمان کی زندگی میں دینی انقلاب آجائے یعنی وہ حج نماز، روزہ، زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور نبی کریم ﷺ کی اطاعت میں زندگی گزارے اور گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرے، جس مسلمان کی زندگی میں عبادات سے کوئی تغیر نہیں آتا اگر وہ پہلے بھی فرائض کا تارک تھا اور اب بھی فرائض کا تارک ہے تو ایسے مسلمان کی عبادت میں کوئی کمی ضرور ہے۔

کس قدر حسرت اور افسوس کا مقام ہے کہ آدمی حج کی ادائیگی کے لیے ہزاروں روپے اور پونڈ، ڈالرز کے مصارف بھی اٹھائے اور سفر کی مشقتیں بھی برداشت کرے، اس کے باوجود اسے گناہوں سے توبہ کی توفیق نہ ہو تو جیسا حج پر گیا تھا ویسا ہی واپس آگیا تو وہ حج کے ثواب اور برکات وثمرات سے محروم رہے گا۔

داڑھی مبارک منڈوانے کا کبیرہ گناہ ایک اعتبار سے چوری اور زنا سے بھی بدتر ہے کہ وہ وقتی گناہ ہیں لیکن داڑھی مبارک منڈوانے والا چوبیس گھنٹے گناہ میں مبتلا رہتا ہے۔ مسلمان داڑھی منڈوا کر نماز پڑھتا ہے، زکوٰۃ ادا کرتا ہے، روزہ رکھتا ہے اور حج ادا کرتا ہے لیکن اسکی منڈی ہوئی داڑھی کے باعث عین عبادت کے دوران بھی نبی کریم ﷺ کی زبان اقدس سے اس پر لعنت برستی ہے اور وہ عین عبادت کے دوران بھی گناہ اور حرام کا مرتکب ہے۔

مجھے ایسے مسلمانوں کو جو داڑھی منڈواتے ہیں، دیکھ کر یہ خیال آتا ہے کہ موت کا وقت مقرر ہے، موت کسی وقت بھی آسکتی ہے، اگر داڑھی منڈوائی ہوئی ہو اور موت واقع ہوئی تو قبر میں نہ کوئی بھائی آئے گا نہ ماں باپ آئیں گے اور نہ کوئی

Marfat.com

رشتہ دار آئیں گے، قبر میں محبوب خدا سید المرسلین جان دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے چہرہ انور کی زیارت ہوگی تو کس منہ سے چہرہ انور کا سامنا کریں گے؟

سوچ لو مسلمانو!

سنا ہے کہ آپ ہر انسان کی قبر میں تشریف لاتے ہیں
میری قبر میں بھی ہو جائے چراغاں یا رسول اللہ ﷺ

مجھے بار بار یہ خیال آتا ہے کہ زنا گناہ کبیرہ ہے، شراب نوشی اور سود خوری وغیرہ یہ بہت بڑے گناہ ہیں مگر وہ سب کے سب (ر) گناہ ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا ارشار مبارک ہے کہ

لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ۔ (صحاح ستہ)

یعنی جب زنا کار زنا کرتا ہے وہ اس وقت مومن نہیں ہوتا۔

اس حدیث کا مطلب مشائخ عظام نے یہ لکھا ہے کہ زنا کے وقت ایمان کا نور اس سے جدا ہو جاتا ہے اور زنا کے بعد وہ نور ایمانی مسلمان کے پاس واپس آجاتا ہے مگر قطع لحیہ یعنی داڑھی منڈوانا یا کتروانا ایسا گناہ ہے جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے، نماز پڑھتا ہے تو بھی گناہ ساتھ ہے، روزہ کی حالت میں اور حج کی حالت میں بھی، غرض ہر عبادت کے وقت یہ گناہ اس کے ساتھ لگا رہتا ہے۔

پس جو حضرات حج و زیارت کے لیے تشریف لے جاتے ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی پاک بارگاہ میں حاضر ہونے سے پہلے اپنی مسخ شدہ شکل کو درست کریں اور اس گناہ سے سچی توبہ کریں اور آئندہ ہمیشہ کے لیے اس فعل حرام سے بچنے کا عزم کریں۔

ورنہ ایسا نہ ہو کہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر کے مصداق بن جائیں۔

Marfat.com

خر عیسیٰ اگر بمکہ رود
چوں باز آید ہنوز خر باشد

ترجمہ: حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا گدھا اگر مکہ بھی چلا جائے، جب واپس آئے گا تب بھی گدھا ہی رہے گا۔

مسلمانوں کو یہ بھی سوچنا چاہیے کہ وہ روضہ رسول ﷺ پر سلام پیش کرنے کے لیے کس منہ سے دربار رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوں گے اور رسول اللہ ﷺ کو داڑھی منڈی ہوئی بگڑی ہوئی شکل دیکھ کر کتنی اذیت ہوتی ہوگی۔

Marfat.com

استفتاء

سوال :

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ داڑھی منڈوانے والے حافظوں کو نماز تراویح میں امام بنانا اوران کے پیچھے نماز تراویح جائز ہے یا نہیں ؟ مساجد کی کمیٹیوں کے افراد کا ایسے حافظوں کو مساجد میں نماز تراویح یا فرضی نماز پڑھانے کی اجازت دینا کیسا ہے؟

السائل

محمد ظفر اقبال

ھیکمنڈ وائیک ڈیوز بری یارک شائر

الجواب وَ مِنْهُ الصِّدْقُ وَ الصَّوَابُ:

اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ داڑھی منڈوانا حرام ہے اور ایک مٹھی سے کم کرنے کی صورت میں کتروانا بھی حرام ہے داڑھی رکھنا واجب ہے۔ اور شعائرِ اسلام میں سے ہے۔ داڑھی نہ رکھنا گناہ کبیرہ ہے جو نہیں رکھتا وہ مرتکب گناہ کبیرہ فاسق ہے، ایسے شخص ایسے حافظ کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے اور ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں ۔اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ اس گناہ کبیرہ سے فوراً توبہ کرے اور داڑھی سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق رکھے اور ایسے بے داڑھی یا کتروانے والے حافظوں کو چاہیے کہ رمضان المبارک جیسے بابرکت مقدس ماہ میں نماز تراویح کے امام بن کر خود اپنی اور دوسروں کی نماز تراویح خراب نہ کریں اور

Marfat.com

اگر قرآن پاک بھولنے کا اندیشہ ہے تو داڑھی سنت رسول ﷺ کے مطابق رکھ کر پھر امامت کریں۔ اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کے صدقے نیکی کی توفیق عطا کرے اور ادبِ رسول اللہ ﷺ عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

صاحبزادہ مولانا محمد حنیف رضا نقشبندی
بانی مدرسہ نور عالم جامعہ الحکیم بریڈفورڈ

Marfat.com

فتویٰ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

(الف) کیا داڑھی منڈوانا صرف حنفی مذہب میں ناجائز وحرام ہے یا مذاہب اربعہ میں بھی حرام ہے، اگر چاروں ائمہ کے نزدیک داڑھی کتروانا حرام ہے اور رکھنا واجب ہے تو دلائل سے جواب دیں۔

(ب) داڑھی منڈے حافظ قرآن یا کتروانے والے حافظ قرآن کو فرض نماز میں یا نماز تراویح میں امام بنانا اور اسکے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

(ج) مساجد کمیٹیوں کا ایسے حافظ قرآن کو مساجد میں نماز تراویح پڑھانے کی اجازت دینا کیسا ہے؟

برائے مہربانی تفصیل کے ساتھ اور دلائل کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں۔

السائل

محمد مصطفٰے ، بریڈفورڈ

۵ رمضان المبارک، ۵ ستمبر ۲۰۰۸ء

الجواب، منه الصدق و الصواب

(الف) اس بات پر علماء کا اجماع ہے کہ داڑھی منڈانا حرام ہے اور ایک مٹھی یعنی قبضہ سے کم کرنے کی صورت میں کتروانا حرام ہے۔ ائمہ اربعہ حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ

Marfat.com

اور حنبلیہ سب کا اتفاق ہے کہ داڑھی منڈوانا اور ایک مشت سے کم کرنا یا ایک مشت سے کم ہونے کی صورت میں کتروانا حرام ہے۔فتاویٰ شامی و عالمگیری، درمختار علی ردالمحتار۔

(ب) اگر نماز تراویح کی امامت کے لیے کوئی صالح باشرع حافظ قرآن میسر نہ ہوتو کوئی صالح دیندار باشرع مرد کو امام بنا کر اس کے پیچھے آخری دس سورتوں سے نماز تراویح پڑھ لی جائے، داڑھی منڈے حافظ قرآن کی اقتداء میں نماز تراویح نہ پڑھے، اگر کسی مسجد میں ایسا مسئلہ کھڑا ہو جائے تو لوگوں کو سب سے پہلے مسئلہ سمجھایا جائے، اگر لوگ سمجھدار ہیں تو سنت رسول ﷺ کی عظمت کو سمجھ جائیں گے۔

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھی بڑھاؤ۔(بخاری و مسلم)

اس سے پتہ چلا کہ داڑھی رکھنا واجب ہے اور قبضہ سے کم کرنا اور کٹانا حرام ہے۔درمختار میں ہے کہ مرد کے لیے داڑھی کاٹنا حرام ہے اور داڑھی رکھنے کی مسنون مقدار ایک مشت یعنی قبضہ ہے۔جو حافظ قرآن، مولوی داڑھی کترواتے ہیں ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے، ایسے حافظوں کی اقتداء جائز نہیں اور انکی اقتداء میں نماز مکروہ تحریمی ہے اور جو حافظ قرآن رمضان المبارک میں داڑھی رکھ لیتے ہیں اور بعد میں منڈا دیتے ہیں وہ بھی اسی حکم میں ہیں، ایسے شخص کو امام بنانا گناہ ہے۔وہ سنت رسول ﷺ کے ساتھ مذاق کرتا ہے۔

(ج) مساجد کے ذمہ داروں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے، داڑھی کے مسئلہ کی اہمیت کو سمجھنا ضروری ہے اگر سنت رسول اللہ ﷺ کی اہمیت کو نہیں سمجھتا تو اسکو شریعت کا مخالف سمجھا جائے گا۔الغرض امت محمدیہ کا اور علمائے کرام و مفتیان عظام کا یہی فیصلہ ہے کہ داڑھی رکھنا واجب ہے اور کتروانے والے کو امام بنانا جائز نہیں۔

Marfat.com

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ داڑھی سنت متواترہ ہے اس کی سنیت قطعی الثبوت ایسی سنت کی توہین وتحقیر بالا جماع کفر ہے۔(فتاویٰ رضویہ)

☆ جس نے میری سنت کی حفاظت کی اللہ نے اسے باعزت کردیا۔

☆ جس نے میری سنت کو دوست رکھا اس نے مجھ سے محبت کی۔

☆ تم پر میری سنت کی پیروی کرنا لازم ہے۔

☆ جس نے میری سنت سے روگردانی کی وہ مجھ سے نہیں۔

صاحبزادہ: محمد حنیف رضا، بریڈفورڈ

الجواب صحیح و المجیب مصیب۔

شیخ الحدیث مولانا پیر سید محمد عرفان شاہ مشہدی

خادم علم جامعہ بھکھی شریف نزیل بریڈفورڈ انگلینڈ

۶ ستمبر ۲۰۰۸۔ واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

مذکورہ جواب درست ہے اور جواب دینے ولا مصیب ہے۔داڑھی منڈوانا یا کٹوا کر حد شرع سے کم رکھنا محققین کے نزدیک حرام ہے شیخ محقق، محقق علی الاطلاق بالاتفاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جو ہندوستان کے اکثر علماء کے استاد ہیں، فرماتے ہیں:

حلق کردن لحیہ حرام است و روش افرنج و ہنود و جو القیان است کہ ایشان راقلندریہ گویند وگزاشتن آن بقدر قبضہ واجب ست۔ (اشعۃ اللمعات صفحہ۲۱۲۔۱)

مطلب یہ ہے کہ داڑھی منڈانا حرام ہے،انگریزوں ،ہندوؤں اور قلندریوں کا طریقہ ہے اور داڑھی کو ایک مشت تک چھوڑ دینا واجب ہے۔اسی

Marfat.com

طریقہ سے درمختار مع شامی صفحہ ۴۶۱۔۵ میں ہے:

یَحْرُمُ عَلَى الرِّجَالِ قَطْعُ اللِّحْيَةِ۔

مراد ہے کہ مرد کو اپنی داڑھی کاٹنا حرام ہے۔اسی طرح ردالمحتار صفحہ ۱۱۳۔۲ میں علامہ ابن عابدین شامی نے بحرالرائق صفحہ ۲۸۰۔۲ میں شیخ زین الدین ابن نجیم مصری نے اور فتح القدیر صفحہ ۲۷۰۔۲ میں امام ابن ہمام اور طحطاوی علی مراقی الفلاح صفحہ ۳۷۲ مطبوعہ قسطنطنیہ میں ہے۔

امام طحطاوی کے الفاظ یہ ہیں:

اَلْاَخْذُ مِنَ اللِّحْيَةِ وَهُوَ دُوْنَ ذَالِكَ (اَىِ الْقَدْرِ الْمَسْنُوْنِ وَهُوَ الْقُبْضَةُ) كَمَا يَفْعَلُهُ بَعْضُ الْمَغَارِبَةِ وَ مَخُنثة الرجال لم يبحه احد و اخذ كلها فعل يهود لهند و مجوس الا عاجم۔

مراد یہ کہ داڑھی ایک مشت سے کم ہو تو اس کا کاٹنا جس طرح کہ بعض مغاربہ اور مخنثہ الرجال کا طریقہ ہے کسی کے نزدیک حلال نہیں اور ساری داڑھی صاف کرنا یہ کام تو ہندوستان کے یہودیوں اور ایران کے مجوسیوں کا ہے۔

مذکورہ حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ داڑھی منڈوانا یا حد شرعی سے کم رکھنا حرام اور گناہ ہے جس کا فاعل مرتکب گناہ ہونے کی وجہ سے فاسق ہے اور علانیہ ارتکاب کرنے کی وجہ سے فاسق معلن ہے، اس لیے اس کو امام بنانا جائز نہیں، نہ فرائض کی نماز کا، نہ نوافل کی نماز کا۔اس کے پیچھے پڑھی گئی تمام نمازیں واجب الاعادہ ہیں۔

علامہ مفتی محمد انصر القادری 19/08/1429ء

خطیب جامع مسجد جمعیت تبلیغ الاسلام، ٹالرلین بریڈفورڈ 9

Marfat.com

الحمدلله الذی خلق فسوی والصلوة والسلام علی من جاء بالنوروالهدیٰ وفاق نوره نورالشمس فی الضحی و علی اله واصحابه واهل بیته أولی التقی ومن اتبعهم باحسان من اهل الامصاروالقری :

امابعد

فان حلق اللحیة منکرفظیع وذنب شنیع کماهو مصرح فی الاحادیث الصحیحة وکتب المذاهب الاربعة ـ وانی لم ازل ابغض حلق اللحیة و قصرها اذولدت والحمد لله فی اسرة صالحة ،وترعرعت فی حجورالصالحین وکانت نشاتی فی احضان الاساتذة الکاملین،والعلماء الربانیین العارفین ورایت فی دیار کشمیر فی باکستان والهند الاهتمام فی العوام والخواص باعفاء اللحیة حتی ان العوام لایصلون خلف حالق اللحیة وقاصرها ولوکانوا بانفسهم یحلقون لحاهم وبما انه قد طال وامتدعهد استعمار الافرنج فی الهند وانی اتعجب من امر المسلمین الذین لا یتبعون النبی العربی الامی ﷺ ـ

Marfat.com

الفصل الاول

فی الاحادیث النبویة علی صاحبها الصلوٰة والسلام

مع شرحها، وبیان مایستنبط منها

(اعفاء اللحیة ،وقص الشارب من الفطرة)

عن عائشة رضی الله عنها قالت: قال رسول الله ﷺ:

عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ، قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ، وَ قَصُّ الْاَظْفَارِ،وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ،وَحَلْقُ الْعَانَةِ ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ۔

قال زکریا(احدرواة الحدیث):

قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةُ قال وکیع: إِنْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الْاِسْتِنْجَاءَ۔رواہ مسلم وابوداود

(اخرجه مسلم برقم(۲۶۱)ابوداودبرقم(۵۳)طهارة)

قال الشیخ فی بذل المجهود شرح سنن ابی داود فی تفسیر قوله ﷺ:

عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ ای :عشر خصال من سنن الانبیاء الذین امرنا ان نقتدی بهم فی قوله تعالی:(أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ) (الانعام/۹۰)

فکانا فطرنا علیها،کذانقل عن اکثر العلماء، اوالمراد: السنة

Marfat.com

الابراهیمیة علی صاحبها الصلاۃ والسلام ، اومافطرت علیہ الطباع السلیمة من الاخلاق الحمیدۃ ،ورکب فی عقولهم استحسانها وهذا اظهر-اوالمراد من الفطرۃ "الدین" کما قال اللہ تعالی:

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا۔

(الروم /٣٠)

ای دین اللہ الذی اختارہ مفطورۃ من البشر ،وهذہ الافعال من توابع الدین بحذف المضاف (١)اہ

والترمذی برقم(٢٧٥٧)ادب ،وابن ماجه برقم ٢٩٣طهارۃ والنسائی ١٢٦/٨، ١٢٨ازینة واحمد٢٦٣/٣و١٣٧/٦(١)بذل الجهود١٢٩/١

فمعناہ عشرۃ من توابع الدین ،وقال الحافظ فی الفتح ناقلاعن ابی شامة : والمراد بالفطرۃ فی حدیث الباب ان هذہ الاشیاء اذافعلت اتصف فاعلهابالفطرۃ التی فطر اللہ العباد علیها،وحثهم علیها ،واستحبها لهم لیکونوا علی اکمل الصفات واشرفها صورۃ - اہ

[(فتح الباری٣٣٩/١٠)

وقال الحافظ ایضا:

وقد رد القاضی البیضاوی الفطرۃ فی حدیث الباب الی مجموع ماوردفی معناها ،وهوالاختراع والجبلة والدین والسنة ،فقال هی السنة القدیمة التی اختارها الانبیاء علیهم السلام ،و اتفقت علیها الشرائع ،وکانها امرجبلی فطروا علیها۔انتهی

(فتح الباری٣٣٩/١٠)

Marfat.com

الامر باعفاء اللحية واحفاء الشوارب :

روى البخاری فی صحیحه عن ابن عمر رضی الله عنهما قال : قال رسول ﷺ

(انهکوا الشوارب، واعفوا اللحی)

(البخاری بشرح الفتح برقم (٥٨٩٣) قال فی اللسان (لحا) اللحية اسم : والجمع: لحى ولحى ، بالضم، مثل : ذروة وذری -)

وروى ابوهريرة رضی الله عنه ، عن رسول الله ﷺ:

قال : (جزوا الشوارب وارخوا اللحى وخالفوا المجوس) رواه مسلم فی صحیحه برقم (٢٦٠)

وعن انس رضی الله تعالی عنه :

قال ، قال رسول الله ﷺ (احفوا الشوارب واعفوا اللحى ولا تشبهوا باليهود) رواه الطحاوی فی معانی الآثار ٣/ ٢٣٠

قال النووی فی شرحه علی صحیح مسلم :

قوله : ارخوا، فهو بقطع الهمزة وبالخاء المعجمة ، كذا وقع فی رواية الاكثرين، ووقع عند ابن ماهان: ارجوا بالجيم ، اصله، ارجئوا، بالهمزة ، فحذفت تخفيفا، وجاء فی رواية البخاری : وفروا اللحى، فحصل خمس روايات : اعفوا، واوفوا وارخوا، وارجوا، و وفروا، معناها كلها تركها على حالها۔

(مسلم بشرح النووی ٣/ ١٥١)

Marfat.com

ومنهم من فسر الاعفاء بالاكثار،قال الحافظ فى الفتح ناقلا عن ابن دقيق العيد تفسير الاعفاء بالتكثير من اقامة السبب مقام المسبب ،لان حقيقة الاعفاء الترك ،وترك التعرض للحية يستلزم تكثيرها[فتح البارى ١٠/٣٥١]

وروى ابن عمر رضى الله عنهما عن النبى ﷺ:

انه امر باحفاء الشوارب و اعفاء اللحية ۔

[رواه مسلم ١/٢٢٢برقم (٢٥٩)(٥٣)]

هذه الروايات تدل على ان اعفاء اللحية مامور به فى الاسلام، و اعفاؤها هواكثارها و ايفاؤها و توفيرها وارخاؤها۔وظاهر ان الامر انما يكون للايجاب مالم يصرف عنه صارف ،ولا صارف ههنا، بل اهتمامه ﷺ ،بتوفير اللحية طول عمره ،وكذا توفيرها من الصحابة الكرام رضى الله عنهم ،حيث لم ينقل عن احد منهم حلقها، ولا قصها اقل من القبضة ،دليل واضح على الايجاب۔

كان النبى ﷺ كث اللحية :

كان النبى ﷺ يامر باعفاء اللحية ،وكان يعفى لحيته المباركة، كما هو مروى فى عدة احاديث۔ فقدروى البخارى وابوداود عن ابى معمر قال :

قلنا لخباب: اكان رسول الله ﷺ يقرأ فى الظهر والعصر؟ قال: نعم ! قلنامن اين علمت؟قال باضطراب لحيته) هذالفظ البخارى، وعند ابى

Marfat.com

داؤد:قلنا:بم كنتم تعرفون ذاك؟ قال باضطراب
لحيته ﷺ۔

[ابوداؤد ۱/۵۰۴برقم ۸۰۱]

وروی ابوداؤد عن انس بن مالك رضی الله تعالی عنه :

ان رسول الله ﷺ كان اذاتوضا اخذ كفامن ماء
فادخله تحت حنكه،فخلل به ،وقال : هكذا امرنی
ربی عزوجل۔

[ابوداؤد ۱/۱۰۱برقم(۱۴۵)]

وروی مسلم فی صحیحه عن جابربن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه يقول:

كان رسول ﷺ قد شمط (☆) مقدم راسه،
ولحيته،وكان اذا ادهن لم يتبين،واذا شعث راسه
تبين،وكان كثيرشعر اللحية ۔

(☆) شمط بكسر الميم والمراد به ههنا ابتداء الشيب،قاله النووی فی شرح مسلم ۱۵/۹۵

[مسلم ۴/۱۸۲۳برقم(۲۳۴۴)(۱۰۹)]

ورواه الترمذی فی (شمائله)عن ابن ابی هالة رضی الله
عنه،وكان وصافا عن حلية رسول الله ﷺ :

كان رسول الله ﷺ كث اللحية ۔

[الترمذی فی الشمائل ص ۱۰برقم(۷)(ط الدعاس)من حديث طويل]

وذكر ابن جوزی رحمه الله تعالی فی الوفاء باحوال
المصطفیٰ ﷺ عن علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنه ، قال:

كان رسول الله ﷺ عظيم اللحية ۔

Marfat.com

وعن ام معبد رضی الله تعالی عنها ،قالت

کان رسول الله ﷺ کثیف اللحیة۔

لم یعز ابن الجوزی روایة علی وروایة ام معبد الی ای کتاب۔ وعزی صاحب کنز العمال روایة علی الی ابن جریر وغیرہ فاما حدیث ام معبد فقد ذکرہ ابن عبد البر فی تذکرته (وھی الخزاعیة التی نزل علیھا رسول الله فی سفر الھجرة)لما قال زوجھا: صفیه لی یاام معبد۔

فوصفته ﷺ باوصاف منھا ان فی لحیته کثافة کذا فی الاستیعاب ولفظ ابن الجوزی یقتضی ان یکون لفظ (کثافة)موضع (کثاثة)فیحتمل ان یکون ذالك فی بعض الروایات ،والله تعالی اعلم۔

قلت: حدیث ام معبد فی دلائل النبوة للبیھقی ۲۳۰/۱، والمستدرک للحاکم ۹/۳۔ بلفظ: وفی لحیته کثاثة قال ابن الاثیر فی النھایة ۱۵۲/۴ فی صفته ﷺ کث اللحیة الکثاثة فی اللحیة :ان تکون غیر رقیقة ولا طویلة ولکن فیھا کثافة ،یقال :رجل کث اللحیة ،بالفتح:وقوم کث ،بالضم (دقاق)]

فثبت من ھذہ التصریحات ان اعفاء اللحیة امر فطری فطر علیه الانسان ،وھو مامور به فی دین الاسلام ،وھو من سنن الانبیاء علیھم الصلاة والسلام ،ولم ینقل من ای نبی اوولی لله صالح انه حلق اللحیة، اوقصرھا،فمن یحلق اللحیة ،اویقصرھا دون القبضة فھو یخالف الفطرة والجبلة التی جبل علیھا،وحلق اللحیة اختیار لطریق اھل الفسق، وانحراف من سنن الانبیاء علیھم السلام ۔

Marfat.com

تغيير خلق الله :

وايضافان حلق اللحية نوع من تغيير خلق الله تعالى ،فقدذكر الله تعالى فى سورة النساء ان الشيطان قال :

(ولامرنهم فليبتكن اذان الانعام ولامرنهم فليغيرن خلق الله) (الاية/١١٩)

[وحلق اللحية من هذاالتغيير الذى يحبه الشيطان ويامر به]

قال شيخ المشائخ عارف بالله پير محمدعبدالله رحمة الله عليه مير پوربكشمير پاكستان خليفة پيرحضرت حاجى امدادالله مهاجر مكى رحمة الله عليه۔

ان حلق اللحية داخل فى هذا التغيير۔

ولقد روى البخارى عن علقمة قال :

لعن عبدالله رضى الله عنه الواشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغيرات خلق الله ،فقالت ام يعقوب ماهذا؟ قال عبدالله : ومالى لا العن من لعن رسول الله ﷺ وفى كتاب الله ! قالت : والله لقدقرات مابين اللوحين،فماوجدته ! فقال والله لئن قراتيه ،لقد وجدتيه)(وماآتاكم الرسول فخذوه ومانهاكم عنه فانتهوا) (الحشر/٧)

فثبت ان تغيير خلق الله سبب للعنة ،وان ما نهى عنه رسول الله ﷺ هومنهى عندالله تعالى وهذا ظاهر جدا ،نعم مامربه ،اوابيح من

Marfat.com

التغییر فی الشریعة الغراء لا یعد من التغییر المنکر الممنوع کالختان وحلق العانة وقلم الاظفار وغیرھا۔

[البخاری بشرح الفتح ۱۰/۳۴۷ برقم(۵۹۳۹)]

مقدار اللحیة

روی البخاری فی صحیحه عن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما عن النبی ﷺ قال :

(خالفوا المشرکین،ووفروا اللحی واحفوا الشوارب)

وکان ابن عمر اذا حج اواعتمر قبض علی لحیته فما فضل اخذه۔

[البخاری بشرح الفتح ۱۰/۳۴۹]

قال الحافظ فی الفتح :قوله:

خالفوا المشرکین ،فی حدیث ابی هریرة ،رضی الله عنه عند(مسلم : خالفوا المجوس۔)وهو المراد فی حدیث ابن عمر رضی الله عنهما،فانهم کانوا یقصون لحاهم ،ومنهم من کان یحلقها۔

[المصدر السابق]

وقال ایضا فی حدیث الباب مقدار الماخوذ ثم قال :

الذی یظهر ان ابن عمر کان لا یخص هذا التخصیص بالنسك،بل کان یحمل الامر بالاعفاء علی غیر الحالة التی تتشوه(فیها الصورة)بافراط طول شعر اللحیة ،اوعرضه،فقد قال الطبری:ذهب

Marfat.com

قوم الى ظاهر الحديث،فكرهوا تناول شیء من اللحية من طولها ومن عرضها،وقال قوم اذازاد على القبضة يؤخذالزائد ثم ساق بسنده الى ابن عمررضى الله عنهما،انه فعل ذالك،والى عمرانه فعل ذالك برجل ،ومن طريق ابى هريرة رضى الله عنه :(انه فعله)

واخرج ابوداؤد من حديث جابر بسندحسن قال :

(كنانعفى السبال الافى حج اوعمرة (اى)نتركه وافرا وهذا يؤيد مانقل عن ابن عمررضى الله عنهما،فان السبال ،بكسر المهملة وتخفيف الموحدة ،جمع سبلة ،بفتحتين،وهى ماطال من شعر اللحية ،فاشارجابررضى الله عنه ،الى انهم يقصرون منها فى النسك ،انتهى قول الحافظ)

[فتح البارى ۱۰/۳۵۰ومابين معقوقين زيادة منه]

قلت وقدذكرناالمذاهب فيما زاد على القبضة فى شرحنا على المؤطاالمسمى ب(اوجز المسالك) ببسط وتفصيل۔

فاعلم انهم اختلفوا فى ماطال من اللحية على اقوال :

الاول : يتركها على حالها ولا ياخذ منها شيئا،وهومختارالشافعية ،ورجحه النووى وهو احد الوجهين عندالحنابلة۔

الثانى : كذالك الافى حج وعمرة فيستحب اخذشیء منها قال الحافظ: هوالمنصوص عن الشافعى رحمه الله ۔

Marfat.com

[قاله الحافظ فی الفتح ۱۰/۳۵۰ قلت: واستحبه مالک ،انظر المدونة ۱/۴۳۰]

الثالث: یستحب اخذ مافحش طوله جدا بدون التحدید بالقبضة، وھومختارالامام مالک رحمة الله علیه ،ورجحه القاضی عیاض ـ

الرابع: یستحب اخذمازادعلی القبضة وھو مختار الحنفیة فی الدرالمختار: اماالاخذ منھا ،وھی دون ذالک، ای القبضة کمایفعله بعض المغاربة، ومخنثة الرجال،فلم یبحه احد واخذ کلھا فعل یھود الھندومجوس الاعاجم ـ

وفی الدرالمختار ایضا:والسنة فیھا القبضة ،قال ابن عابدین: ھوان یقبض الرجل لحیته ،فما زادمنھا علی قبضة قطعه ،کذا ذکره محمدفی کتاب الاثار عن الامام قال وبه ناخذ ـ

ابطال زعم الزاعمین:

ولعلک دریت ان الاحادیث التی ذکرناھا ترد زعم الزاعمین الذین یقولون :انه لاحدولامقدار فی اللحیة ،وان من ترک الحلق ایاما بحیث یظھر للرائی الشعر علی وجة الملتحی یکون ممتثلا لامره ﷺ وھذا خداع منھم لانفسھم ،ولجمیع المسلمین ،لان الاعفاء والارخاء والتوفیر لا یحصل بالشعر القلیل الذی یکون مثل الشعیراوالارز ـ

وظاھر الاحادیث یدل علی ان تترک اللحیة بحالھا،ولا یعرض لھابقطع وقص الا اذا اجزنا[۱]قصھا اذازادت علی القبضة ،لما روینا من فعل عمروابن عمر وابی ھریرة رضی الله تعالی عنھم،انھم کانوا

Marfat.com

يقصون مازادعلى القبضة ،ولم يفعلوا ذالك الالما عندهم من العلم فى ذالك من النبى ﷺ ولم ينقل عن اى صحابى انه قص اللحية ،واقتصر على مادون القبضة ،ومن لم يتبع عمر وابن عمر و ابا هريرة رضى الله تعالى عنهم فليترك اللحية على حالها بالغة مابلغت كما اختاره جماعة، لاان يقتصر على مثل الشعير والارزوبزعم انه اهتدى بهديه ﷺ فافهم حق الفهم۔

[هذه الاجازة فيها نظر والصواب وجوب اعفاء اللحية وارخائها وتحريم اخذ شيء منها ولوزادعلى القبضة سواء كان ذالك فى حج او عمرة اوغيرذالك لان الاحاديث الصحيحة عن رسول الله ﷺ دالة على ذالك۔

ولاحجة فيما روى عن عمروابنه وابى هريرة رضى الله عنهم لان السنة مقدمة على الجميع ولاقول لاحدبخلاف السنة والله ولى التوفيق (عبدالعزيزبن عبدالله بن باز)]هدانى الله واياك لمايحبه ويرضاه۔

فتاوى اصحاب المذاهب:

ولقدذهب اصحاب المذاهب الاربعة وغيرهم الى ان حلق اللحية حرام ،وان حالقها آثم فاسق قال الشيخ محمودخطالب ،صاحب المنهل العذب المورود فى شرح سنن ابى داؤد: فلذالك كان حلق اللحية محرما عندائمة المسلمين المجتهدين: ابى حنيفة ومالك والشافعى واحمد عليهم الرحمة وغيرهم۔

Marfat.com

[انظر المنهل ١٨٦/١]

وقال ایضا:

اقوال الفقهاء الذین تصدوا لاستنباط الاحکام صریحة فی التحریم کماهومقتضی الاحادیث ،فیعمل علی مقتضاها ،اذالواجب علی المکلف ولاسیما اهل العلم ان یخرجوا عن العمل بالاحکام الواردة علی لسان الرسول ﷺ

[انظر المنهل ١٨٨/١-١٨٩]

وقال ایضا:

وقد تساهل فی هذاالزمان کثیر من المتعلمین فحلقوا لحاهم ووفروا شواربهم،وتشبه جماعة منهم ببعض الکافرین،فحلقوااطراف الشوارب،ووفروا ماتحت الانف،واغتربهم کثیر من الجاهلین ۔

[المصدر السابق]

وقال ابن حزم فی المحلی:

ان قص الشوارب،واعفاء اللحیة،فرض۔ واستدل بحدیث ابن عمر مرفوعا: (خالفواالمشرکین۔ احفواالشوارب واعفوااللحی)

[انظر المحلی ٢٢٠/٢]

Marfat.com

اتفاق المذاهب الاربعة

على وجوب توفير اللحية وحرمة حلقها

وقال صاحب الابداع فی مضار الابتداع مانصه:

وقد اتفقت المذاهب الاربعة على وجوب توفير اللحية ،وحرمة حلقها۔

الاول: مذهب الحنفية :قال فی الدر المختار:ويحرم على الرجل قطع لحيته،وصرح فی النهاية بوجوب قطع مازاد على القبضة (بالضم)واما الاخذ منها وهی دون ذالك كما يفعله بعض المغاربة، ومخنثة الرجال ،فلم يبحه احد،واخذ كلها فعل يهود الهند،ومجوس الاعاجم،فتح۔

وقوله : وماوراء ذالك يجب قطعه ۔هكذا عن رسول الله ﷺ انه كان ياخذ ☆من اللحية من طولها وعرضها ،كما رواه الامام الترمذی فی جامع، ومثل ذالك فی اكثر كتب الحنفية(وقدمر حكم مازادعلى القبضة،وقوله :لم يبحه احد صريح فی الاجتماع فاحفظ)

(☆) هذا الحديث لا يصح عن النبی ﷺ بل هو حديث باطل لكونه مخالفاللاحاديث الصحيحة الثابتة عن رسول الله ﷺ من حديث ابن عمروابی هريرة وغيرهما،ولان فی اسناده عمر بن هارون البلخی، وهومتروك الحديث منهم بالكذب فلايجوزالتعلق بحديثه ،والله ولی التوفيق۔

قلت: الحديث اخرجه الترمذی فی ۸/۱۱ برقم(۲۷۶۳) وقال

Marfat.com

عنه ابوعیسی الترمذی هذا حدیث غریب،اه و علة

الثانی: مذهب السادة المالکیة :حرمة حلق اللحیة ،وکذا قصها اذا کان یحصل به مثلة ،واما اذا طالت قلیلا ،وکان القص لا یحصل به مثلة فهوخلاف الاولی ،اومکروه، کمایؤخذ من شرح الرسالة لابی الحسن،وحاشیته للعدوی ،رحمهما الله ۔

الثالث: مذهب السادة الشافعیة قال فی (شرح العباب):(فائدة)قال الشیخان :یکره حلق اللحیة واعترضه ابن الرفعة بان الشافعی رضی الله عنه ،نص فی (الام)علی التحریم وقال الاذرعی: الصواب تحریم حلقها جملة لغیرعلة بها

ومثله فی حاشیة ابن قاسم العبادی علی الکتاب المذکور۔

[حدیث عمربن هارون البلخی تکلم فیه یحیی بن معین کذا فی تاریخ البخاری۲۰۲/۶]

الرابع: مذهب السادة الحنابلة نص فی تحریم حلق اللحیة ،فمنهم من صرح بان المعتمد حرمة حلقها،ومنهم من صرح بالحرمة ،ولم یحك خلافا ،کصاحب الانصاف،کما یعلم ذالك بالوقوف علی شرح المنتهی وشرح منظومة الاداب وغیرهما(اه) قول صاحب الابداع۔

[انظرص ۳۰۹-۳۱۰من کتاب الابداع]

الامر بمخالفة اعداء الاسلام:

روی مسلم فی صحیحه عن ابن عمررضی الله تعالی عنهما :قال :قال رسول الله ﷺ

(خالفواالمشرکین واحفواالشوارب واوفوااللحی)

[مسلم ۲۲۲/۱برقم(۲۵۹)(۵۳)]

Marfat.com

امر النبی ﷺ بمخالفة المشرکین وکذا بمخالفة المجوس والیهود والنصاری، کماوردفی الاحادیث،فمخالفة الاعداء مامور بها فی الشریعة الغراء،وجعل الاسلام لاتباعه کیانا خاصا وعلامات کثیرة فارقة بینهم وبین اعدائهم،لئلا یذوبوا فی الاعداء ذوبان الملح فی الماء، ولیمتازوا عنهم فی کل محل ومنزل ،وفی کل موطن وموضع ،فکما انهم یمتازون بالعقائد التی هی من اعمال القلب،کذالك تحصل لهم المیزة فی اعمال الجوارح والهیئات وغیرها فتتم المیزة ظاهرا وباطنا۔والسبب فی ذالك ان المشابهة فی الظاهر تورث نوع موالاة و مودة فی الباطن، کما ان المحبة فی الباص توجب المشابهة فی الظاهر، وهذا امر مشاهد، و یسری اثر مشابهة الظاهر الی المشابهة فی الامورالباطنة بالتدریج والمسارقة بحیث لا یتنبه له الرجل الا بعدزمان۔

Marfat.com

الفصل الثانی

فی ذکر حجج الحالقین لحاهم

و اقوالهم الشنیعة مع ابطالها وادحاضها

هناك اناس یقولون: ان رسول الله ﷺ انما اعفی لحیته،وامر به لان قومه العرب کانوا یعفون لحاهم،فاتبع الرسول ﷺ ماراج فی بیئته۔ ولم یخالفهم، ولا یکتفی بعض المغفلین بهذه الکلمة فقط بل یقول: لوکان النبی ﷺ فی هذا العصرلحلق لحیته، والعیاذبالله ! و هذه کلمة جاهلیة لان النبی ﷺ کان یفعل، ویامر وینهی بماارتضاه الله له ولامته من الاعمال الصالحة والاخلاق فی السیرة والصورة ۔

وامره الله تعالی ان یتبع ملة ابراهیم حنیفا،وکذاامر المسلمین بذالك،فالخصال التی کانت باقیة فی بنی اسماعیل ،اعنی العرب من ملة ابیهم ابراهیم ،علیه الصلاة والسلام ،اخذها النبی ﷺ وعمل بها لاجل انها من ملة ابراهیم الخلیل ،صلاة الله وسلامه علیه ،لالاجل انه اتبع الامور الرائجة فی البیئة،الیس النبی ﷺ قدابطل اموراکثیرة کان العرب یعتادونها؟ ولم یرتضها لنفسه ،ولالامته مع کونها رائجة عموما فی ذالك العصر؟: کالوشم ووصل الشعر وکقتل الاولاد ووادالبنات،وکعدم التستر عندالتبول ، وکالربا فی التجارات، والنسیء فی الاشهر ،وکجنایة الوالد علی ولده وبالعکس،وکالطواف عریانا،وکالرجوع من مزدلفة فی الحج،وکالمشی عاریا،وکبیع الملامسة والمنابذة ،وکالعقد فی اللحیة وما شبهها،وامثال ذالك کثیرة یطول الکتاب بذکرها،فلوکان رسول الله ﷺ

Marfat.com

متبعا لمافى بيئته لما ابطل مثل هذه الامور،ولما خالف العرب فى شؤون حياته!

ويقول الآخرون: ان اعفاء اللحية كان امراواجبا فى مخالفة المجوس والمشركين، واليوم نرى اليهود يعفون لحاهم،فوجب ان نخالفهم بحلق اللحى،وهذه الكلمة تدل على سفاهة قائلها،لان اعفاء اللحية وحلقها كان كلاالامرين موجودين فى زمنه ﷺ فاختار ﷺ ماكان موافقا لملة ابراهيم عليه الصلوة والسلام، وهواعفاء اللحية، وامربه،ورد ماكان خلاف ذالك وهوحلق اللحية،وانكره بالفاظ، واساليب متعددة،فكذالك فى هذاالعصر بعض الاقوام تعفى لحاها وآخرون يحلقونها ونحن مامورون بمخالفة الحالقين والمقصرين لا بمخالفة من اعفاها، فلوكانت القاعدة ان مايفعله اليهود هو واجب التحرز لوجب علينا ترك الاختتان،لان اليهود يختتنون،فليست كلمات المحلقين الاصادرة من هوى النفس، لاصلة لها بدين الله تعالى ولقدصدق عمر رضى الله تعالى عنه،فى قوله لان المسلمين لماكانوا معتزين بعزة الله كانوا اعزة فى العالم كله،يكرمهم الناس،وتخضع لهم الجبابرة،فلما ركنوا الى الاعداء واحبوا عاداتهم،وتقاليدهم،ذلوا،وهانوا عليهم،كما هومشاهداليوم لاينكره منكر۔

و لقد فشا هذا الذنب حتى فى بعض العلماء والمشايخ، واصحاب دراسات التفسير والحديث وطلبة العلوم الاسلامية،نراهم مثل طلبة العلوم العصرية حلاق اللحى ومقصريها،انا لله وانا اليه راجعون۔

Marfat.com

[اخرجه الحاكم (۲۲/۱)فی کتاب الایمان من المستدرك وقال صحیح علی شرط الشیخین واقره الذهبی]

[المصدر السابق]

وهذه طامة عظمی یجب ان یتنبه لها اهل الشان ولاریب انهم مذنبون ومقصرون،وفی جنب الله مفرطون ،وامامه مسئولون ،فالله یهدیهم الانابة والتوبة والرجوع الی الحق الذی لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه۔

وازداد التنفرفی قلبی من حلق اللحیة اشد مما کان من قبل فی سنة خمس وتسعین بعدالف وثلاث مائة من الهجرة النبویة ،علی صاحبها الصلاة والتحیة ،عندما سافرت من المدینة المنورة الی کشمیر (الهند)فاشتد انکاری علی من یحلق لحیته اویقصرها فی کل مجلس فوق ماکان قبل ذالك ،وکان سبب ذالك الفشو العام لهذاالذنب الکبیر، وکان شیخ الاسلام الامام الربانی مفتی اعظم آزادکشمیر مفتی محمد عبد الحکیم نور الله مرقده ،ایضافی آخرسنی حیاته ینکر انکارا شدیدا علی مرتکب هذاالذنب وکان یخطر فی بالی امران:

الاول ان المعاصی عدیدة :کالزناواللواط ،وشرب الخمروغیرها،لکنها یؤثم علیها المرء وقت ارتکابها،کما اشارالیه رسول الله ﷺ بقوله :لایزنی الزانی حین یزنی وهومؤمن ولا یسرق السارق حین یسرق وهومؤمن، ولا یشرب الخمرحین یشربها وهومؤمن

[البخاری بشرح الفتح برقم(۲۴۷۵)ومسلم برقم(۱۰۰)(۵۷)]

قال عکرمة :

Marfat.com

قلت لابن عباس رضى الله عنهما: كيف ينزع الايمان منه ؟ قال (هكذا،وشبك بين اصابعه ثم اخرجها، فان تاب عاداليه هكذا وشبك بين اصابعه)(رواه البخاری)

[البخاری بشرح الفتح برقم(٦٨٠٩)]

فهذه المعاصی تنتهی بانتهاء فعلها،واماحلق اللحية وقصرها قصرا غيرشرعی فانما هواثم مستمر فی كل حين وان،لما انه يجب علی المؤمن دائمافی كل وقت ان تكون لحيته معفاة موافقة للشريعة الغراء باستمرار۔فاذا خالف امر الشرع كان اثما فی كل لحظة تمر من حياته الی ان يتوب ،وتطول لحيته حسب ماامر به الرسول ﷺ ،فحالق اللحية يصوم ويصلی ويحج ويعتمر وفی حال تعبده بهذه العبادات العظيمة ايضا تجده مرتكبا لهذه المعصية ،وحتی فی حال نومه وماكله ومشربه تراه مرتكبا لها۔شاء ام ابی، تزداد فی كل ثانية صحيفته سواداوآثاما بسبب هذه المعصية الخبيثةالمستمرة۔

الثانی: ان صورة المرء وهوحالق لحيته يبغضها الرسول ﷺ، كما هو معلوم،فاذا مات احدهم ودفن فی قبره كيف يتجاسرهناك ان يواجهه ﷺ بهذاالوجه البغيض لديه ﷺ! فقد ورد فی الحديث انه يسال فی القبر ،ويقال له :ماكنت تقول فی هذاالرجل ،قال بعض شراح الحديث :انه يعرض عليه وجهه الكريم ﷺ حينئذ،ولاجل هذه الاموروقع فی قلبی ان اولف رسالة وجيزة اذكر فيها ماجاء فی اللحية عن النبی ﷺ ،واصحابه وماذكره الفقهاء اصحاب الفتيا من المذاهب الاربعة۔

Marfat.com

النهی عن تشبه المرأة بالرجال وتشبه الرجال بالنساء:

روی البخاری فی صحیحه عن ابن عباس رضی الله عنهما قال:

(لعن رسول الله ﷺ المتشبهین من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال)

[البخاری بشرح الفتح ۳۳۲/۱۰ برقم(۵۸۸۵)]

روی البخاری فی صحیحه عن ابن عباس رضی الله عنهما:

قال لعن رسول الله ﷺ التشبهین من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال۔

قال الحافظ فی الفتح ناقلا عن الطبری:

لا یجوز للرجال التشبه بالنساء فی اللباس والزینة التی تختص بالنساء ولا العکس۔

[المصدر السابق]

وقال ایضا ناقلا عن ابن التین:

المراد باللعن فی هذا الحدیث من تشبه من الرجال بالنساء فی الزی، ومن تشبه من النساء بالرجال کذالک۔

[المصدر السابق ص ۳۳۳]

والی الاعمال الصالحة ،والعدل والتقی ،وکل من امن به واتبعه کان حاله وقاله مغایرا للمشرکین والکافرین،فاجتمع عنده اناس کثیرون دخلوا فی دین الله افواجا،فجعلهم الله امة ممتازة عن غیرهم، وامره ان یتبعوا سنة نبیه ﷺ ،فی السیرة والصورة والهیئة والسلوک

Marfat.com

والعادات ،وفی جمیع شؤون الحیاة ،وقال

(لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة)

[الاحزاب:۲۱]

فصارت الامة المسلمة مهتدیة بهدی نبیها،ومتبعة لاثار رسولها ﷺ فی الظاهر والباطن ،وفی کل حال وظرف ومکان وان وخطوة وحرکة ،فصاروا ممتازین عن المشرکین،والکافرین والیهود والنصاری،بالممیزات الخاصة التی اخذوها من النبی ﷺ فی جمیع شؤونهم ،ولاجل الاهتمام بالمحافظة علی المیزات الخاصة بالمسلمین قال النبی ﷺ:

(من تشبه بقوم فهومنهم۔)

[اخرجه ابوداؤد ۳۱۴/۴برقم ۴۰۳۱،واحمد فی المسند]

وقال ایضا:

(فرق مابیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس)☆

وامر المسلمین بمخالفة اهل الشرک والکفر والیهود والنصاری وغیرهم فی الازیاء والهیئات ،بل منعوا من اسبال الازار ایضا لیمتازوا من اهل الکبر والطغیان۔

وخلاصة الکلام :

ان لکل قوم میزة ،ولنا ممیزات تعلمناها من نبینا ﷺ منها اعفاء اللحیة ۔

☆ ۲۰/۵۰قال العجلونی فی الکشف ۳۱۴/۲: رواه احمدوابوداؤد

Marfat.com

والطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رفعة ،وفی سندہ ضعیف کما فی اللالی والمقاصد،لکن قال العراقی :سندہ صحیح،ولہ شاهد عبدالبزار عن حذیفة ،وابی هریرة ،وعندابی نعیم فی تاریخ اصبهان عن انس، وعن القضاعی عن طاووس مرسلا،وصححه ابن حبان۔

☆ اخرجه ابوداؤد۲/ ۳۴۱برقم (۲۰۷۸)من حدیث ابن رکانة، والترمذی ۸۸/۲برقم(۱۷۸۵)قال ابوعیسی: هذا حدیث غریب،واسنادہ لیس بالقائم،ولا نعرف اباالحسن العسقلانی ،ولا ابن رکانة منه :قال الذهبی فی میزان الاعتدال : محمدبن رکانة عن ابیه ،لم یصح حدیثه،انفردبه ابوالحسن شیخ لا یدری من هو انظر۳/۵۴۶منه

Marfat.com

ضمیمہ :

قرآن وسنت سے تحقیق شدہ

رکعات نماز

اور مسائل نماز کا بیان

تحقیق :

مولانا محمد حنیف رضا نقشبندی

خادم دربار عالیہ نقشبندیہ گھمکول شریف

19.Jesmond Ave Bradford DB9 5DJ

Tel: 07833630560--01274-494996

Fax: 01274 225029

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

تاریخ کی ورق گردانی کرنے والے اصحاب جانتے ہیں کہ باطل پرست ہر دور میں لبادۂ اسلام اوڑھ کر چمنستان اسلام کو تاخت وتاراج کرنے کی سعی مذموم کرتے رہے، کبھی قرآنی تعلیمات پر طعن وتشنیع کے تیر برسائے اور کبھی احادیث رسول ﷺ اور فقہ اسلامی کی نازک پتیوں میں شکوک وشبہات کے کانٹے چبھوئے۔ ایک عرصے سے کچھ کارڈز گردش کر رہے ہیں جن میں نماز کی وہ سنتیں جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں، ان کا انکار کر کے عداوتِ رسول ﷺ کا کھلا ثبوت دیا گیا۔ اس کارڈ میں ان احادیث صحیحہ کو ذکر کر کے ان کے باطل اور مذموم ارادوں کو نامرادی کی قبر میں دفنا دیا گیا ہے۔ (اللہ رب العزت عمل کی توفیق عطا فرمائے) آمین۔

مولانا محمد حنیف رضا نقشبندی

Marfat.com

دو رکعت سنت فجر

عَنْ عَائِشَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا۔(مسلم شریف)

ترجمہ: فجر کی دو رکعتیں دنیا ومافیہا (جو کچھ اس میں ہے) سے بہتر ہیں۔

ظہر کی سنتیں

عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَافَظَ عَلٰى أَرْبَعِ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ۔

(مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ)

ترجمہ:۔جس نے ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور ظہر کے بعد چار رکعتیں (دو سنت دو نفل) پڑھیں اللہ تعالی اسے جہنم کی آگ پر حرام فرمادیں گے۔

عصر کی سنتیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا۔(رواہ احمد، الترمذی)

ترجمہ:۔ نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا! اللہ تعالی اس آدمی پر رحم فرمائے جس نے عصر سے پہلے 4 رکعتیں پڑھیں۔

Marfat.com

مغرب کی سنتیں اور نوافل

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ قَالَ مَنْ صَلّٰی اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ اَنْ یُّکَلِّمَ اَحَدًا رُفِعَتْ لَہ فِیْ عِلِّیِّیْنَ وَکَانَ کَمَنْ اَدْرَکَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَھُوَخَیْرٌ لَّہ مِنْ قِیَامِ نِصْفِ لَیْلَۃٍ۔

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جس نے مغرب کے بعد چار رکعتیں کسی کے ساتھ بات کرنے سے پہلے پڑھیں تو اس نماز کو علیین میں اٹھایا جائے گا وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے مسجد اقصیٰ میں لیلۃ القدر پائی اور یہ آدھی رات کے قیام سے بہتر ہے۔

(فیض القدیر، الترغیب والترہیب)

(2) عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَکْعَاتٍ لَمْ یَتَکَلَّمْ فِیْمَا بَیْنَھُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَہ بِعِبَادَۃِ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ سَنَۃً۔

ترجمہ:۔ جس نے مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی غلط بات نہ کی تو وہ اس کی بارہ سال کی عبادت کے برابر قرار دی جائیں گی۔

(3) ترجمہ:۔ جس نے مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ (ترمذی)

Marfat.com

عشاء کی سنتیں اور نوافل

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّہ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الْعِشَاءِ اَرْبَعًا ثُمَّ یُصَلِّیْ بَعْدَھَا اَرْبَعًا ثُمَّ یَضْطَجِعُ۔

(نصب الرایۃ)

ترجمہ: حضور ﷺ عشاء سے پہلے چار رکعتیں اور عشاء کے بعد چار رکعتیں (دوسنت، دونفل) ادا فرماتے اور پھر آرام فرماتے تھے۔

وتر:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ لَا یُسَلِّمُ اِلَّا فِیْ اٰخِرِھِنَّ۔(اخرجہ الحاکم وقال ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین۔)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین رکعت وتر پڑھتے اور ان کے آخر میں سلام پھیرتے تھے۔

(2) اِنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رَاٰی سَعِیْدًا یُوْتِرُ بِرَکْعَۃٍ فَقَالَ مَاھٰذِہِ الْبُتَیْرَاءُ لَتَشْفَعَنَّھَا اَوْلَاُؤْذِیَنَّکَ۔ (الدرایہ)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ کو ایک رکعت وتر پڑھتے دیکھا تو فرمایا کہ کیا دُم کٹی نماز ہے؟ تین رکعتیں پڑھو ورنہ تمہیں سزا دوں گا۔

Marfat.com

دورکعت نفل بعداز وتر

عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِتِسْعِ رَكْعَاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكْعَاتٍ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ الْوِتْرِ يَقْرَأُ فِيْهِمَا فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ۔ (رواہ ابوداؤدفی صلوۃ اللیل)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھ رکعتیں تہجد اور تین وتر پڑھتے تھے پھر حضور ﷺ نے چار رکعتیں تہجد اور تین وتر بھی پڑھے اور وتروں کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے ،جب رکوع کا ارادہ ہوتا تو کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے اور پھر سجدہ کرتے۔

نماز جمعہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ مِنْ قَبْلِ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا لَا يَفْصِلُ فِيْ شَيْءٍ مِّنْهُنَّ۔ (ابن ماجه طبرانی)

ترجمہ: حضور ﷺ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے درمیان فاصلہ نہ کرتے (یعنی سلام نہ پھیرتے)۔

☆ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوْا اَرْبَعًا فَاِنْ عَجِلَ بِكَ شَيْءٌ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَكْعَتَيْنِ اِذَا

Marfat.com

رَجَعْتَ۔ (اخرجه مسلم فی الجمعة)

ترجمہ: حضورﷺ نے فرمایا جمعہ کے بعد جب تم نماز پڑھو تو چار رکعتیں پڑھو اگر جلدی ہو تو دو مسجد میں اور دو واپس لوٹنے کے بعد۔

☆ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اِذَا كَانَ بِمَكَّةَ فَصَلَّى الْجُمُعَةَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَقَدَّمَ، فَصَلّٰى اَرْبَعًا وَاِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهٖ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَفْعَلُ ذَالِكَ۔(رواه ابوداؤد باسناد صحيح)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب مکہ میں تھے تو جمعہ کی نماز ادا کی پھر آگے بڑھے اور دو رکعتیں (سنت) ادا کیں پھر آگے بڑھے اور چار رکعتیں (سنت) پڑھیں اور جب مدینہ میں تھے تو جمعہ کی نماز ادا فرما کے گھر واپس لوٹے اور دو رکعتیں ادا کیں اور مسجد میں نہ پڑھیں۔ان سے پوچھا گیا تو فرمانے لگے حضورﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے

☆ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه اَنَّهٗ قَالَ مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ سِتًّا۔ (شرح الطحاوی)

ترجمہ:۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو جمعہ کے بعد نماز پڑھے تو وہ چھ رکعت پڑھے۔

Marfat.com

نماز تراویح

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً سِوَی الْوِتْرِ (مصنف ابن ابی شیبہ ،المعجم الکبیر ، الطبرانی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان میں تین رکعت وتر کے علاوہ بیس رکعت تراویح ادا فرماتے تھے۔

☆ عَنِ السَّائِبِ ابْنِ یَزِیْدَ کُنَّا نَقُوْمُ فِیْ عَهْدِ عُمَرَ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَةً ۔ (موطاامام مالک)

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر کے دور میں بیس رکعت (تراویح) ادا کرتے تھے۔

نوٹ: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں آج بھی بیس (20) رکعت نماز تراویح ادا کی جاتی ہے۔

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا

عَنْ وَائِلِ اِبْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَضَعَ یَمِیْنَہٗ عَلٰی شِمَالِہٖ تَحْتَ السُّرَّةِ ۔ (ابن ابی شیبہ)

ترجمہ: حضرت وائل ابن حجر فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے نماز میں ناف کے نیچے دائیں ہاتھ کو بائیں کے اوپر رکھا۔

Marfat.com

آمین آہستہ کہیں

عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ اَنَّہٗ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَلَمَّابَلَغَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ وَاَخْفٰی بِھَاصَوْتَہٗ۔ (رواہ امام احمد و ابوداؤد و ابویعلی ودارقطنی)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر فرماتے ہیں میں نے حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ ﷺ (ولا الضالین) پر پہنچے تو آہستہ سے آمین کہا۔

صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ بلند کریں

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَاافْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ ثُمَّ لَا یَرْفَعُھُمَا حَتّٰی یَفْرُغَ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

ترجمہ: حضور ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے، پھر نماز سے فارغ ہونے تک نہ اٹھاتے تھے۔

Marfat.com

نماز کے بعد ذکر بالجہر

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔ (مسلم شریف جلد اول)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب لوگ فرض نماز پڑھ چکیں تو بلند آواز سے ذکر کریں اور یہ بلند آواز سے ذکر کرنا نبی کریم ﷺ کے عہد میں بھی تھا۔

☆☆☆☆

Marfat.com

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا

قرآن وسنت سے تحقیق شدہ

نماز کی تعدادِ رکعات کا بیان

نمازِ فجر:

فرض	سنت	کل رکعت
2	2	4

نمازِ ظہر:

سنت	فرض	سنت	نفل	کل رکعت
4	4	2	2	12

نمازِ عصر:

سنت غیر مؤکدہ	فرض	کل رکعت
4	4	8

Marfat.com

نمازِ مغرب

فرض	سنت	نفل	کل رکعت
3	2	2	7

نمازِ عشاء:

سنت غیر مؤکدہ	فرض	سنت	نفل	وتر	نفل	کل رکعت
4	4	2	2	3	2	17

نماز جمعۃ المبارک:

سنت	فرض	سنت	سنت	نفل	کل رکعت
4	2	4	2	2	14

Marfat.com

Besides the above mentioned evils of shaving the beard, another evil is the resemblance of women. Allah made the beard a distinguishing feature between men and women. Hence, those who shave their beards eradicate the distinguishing features of men and consequently resemble women thereby incur the curse of Allah جل جلالہ and his beloved Prophet ﷺ .

Bearing in mind all the Ahadeeth, the jurists have agreed upon the following facts:

1. To lengthen the beard is Wajib (compulsory).
2. It is sign of Islam.
3. To shave or trim the beard (shorter than a fist length) is forbidden and a sin.

* * * * * *
* * * * *
* * *

Marfat.com

If they Holy Prophet (ﷺ) was to say to them, "Because of distorting your appearance you are excluded from our group." Then whose intercession will they hope for?

It has also been derived from this Hadeeth that the lengthening of the moustache and trimming or shaving of the beard is forbidden and a sin. The fact that the Holy Prophet (ﷺ) has warned that such a person is not one of us which portrays that carrying out such a sin is in fact very severe.

5. Sayyiduna Abdullah Ibn Abbas relates that he heard the Holy Prophets (ﷺ) saying, "Allah's curse be on those men who emulate women and Allah's curse on those women who emulate men." (Bukhari)

Commentary:

In this Hadeeth, the Holy Prophet (ﷺ) has cursed the men who resemble women. In the commentary of this Hadeeth, Mulla Ali Qari, the author of 'Mirqat' writes that the words 'Allah's curse' could be, a curse which would mean 'May Allah's curse be upon such people' or it could be an informative sentence which would then mean 'Allah curses such people.'

Marfat.com

Shaytan in shaving their beards. This is why the Holy Prophet announced the exclusion of such individuals from his Ummah. Is it possible for anyone having some relationship with the Holy Prophet (ﷺ) to ignore this warning.

The Holy Prophet (ﷺ) disliked the shaving of the beard so much so that he even disliked looking at the ambassadors of the king of Persia when they entered the gathering of the Holy Prophet (ﷺ), in the condition that their beards were shaved off and their moustaches were long.

The Holy Prophet (ﷺ) addressing them said, "Woe unto you! May you be destroyed! Who has ordered you to do this?" They replied, "Our Master (i.e. the king of Persia) has ordered us." The Holy Prophet (PBUH) remarked, "My Lord has commanded me to lengthen the beard and clip the moustache."

Those who violate the command of the Lord of the Holy Prophet (ﷺ) and follow the lord of the fire worshippers, should repeatedly consider how they will show their faces in the courts of Allah and the Holy Prophet (ﷺ) on the Day of Judgment?

Marfat.com

Muslims and emphasized the opposing of the fire worshippers and the Mushrikoon. Abandoning the features of a Muslim and taking up traits of other nations is forbidden.

Concerning this the Holy Prophet (ﷺ) said, "Whomsoever resembles a nation is from amongst them". (Abu Dawood)

Therefore, those who inculcate the practice of others (concerning which the Holy Prophet (PBUH) has commanded us to oppose) should fear the grave warning of the Holy Prophet (ﷺ) that they will be resurrected amongst such people (whom they emulate) on the Day of Judgment.

4. Sayyiduna Zaid Ibn Arqam narrates that he heard the Holy Prophet (PBUH) saying, "Those who do not trim the moustache are not from amongst us." (Ahmad, Tirmizi, Nasai)

Commentary:

In the above Hadeeth, it is mentioned that those who do not clip their moustaches are not from amongst us. It is apparent that this very law will apply to the shaving of the beard as well. This is a very severe warning for those who merely follow their carnal desires and the deception of the

Marfat.com

2. It is reported from Sayyiduna Abdullah Ibn Umar that the Holy Prophet (ﷺ) said, "Trim the moustache and lengthen the beard." (Bukhari)

Commentary:

In the above Hadeeth, the order of clipping the moustache and the lengthening of the beard is mentioned. Obedience to the command of the Holy Prophet (ﷺ) is Wajib (compulsory) and to oppose it, is forbidden. Therefore, it is Wajib to lengthen the beard and forbidden to shave it.

3. Sayyiduna Abdullah Ibn Umar narrates that he heard the Holy Prophet (ﷺ) saying, "Oppose the fire worshippers, lengthen the beard and trim the moustache." (Bukhari)

Commentary:

From this Hadeeth we understand that the keeping of the beard and the clipping of the moustache is a distinguishing feature of a Muslim. On the contray, to lengthen the moustache and to shave the beard is the feature of a fire worshipper and the idol worshippers.

The Holy Prophet (ﷺ) has emphasized to his Ummah the inculcation of the features of the

Marfat.com

Shaytan are mutilating not only their faces but their entire nature.

Since the conduct of the Prophets is the only criterion for the correct nature for human beings, the word 'Fitrah' refers to their way and their Sunnah. In this context it means that to trim the moustache and to lengthen the beard is a unanimous Sunnah of approximately 124,000 Prophets عليهم السلام, who are that blessed group, which the Holy Prophet (ﷺ) was ordered to follow, it is mentioned in the Holy Quran, "These are the ones that Allah guided, so follow their guidance." (6:90).

Therefore, those who shave and cut their beards are opposing the ways of the Prophets عليهم السلام. This Hadeeth warns us that the shaving of the beard constitutes of three sins:

a) Opposing human nature.

b) Through the temptations of Shaytan, disfiguring of Allah's creation.

c) Opposing the manner of the Prophets عليهم السلام

Because of these three reasons, to shave the beard is prohibited.

Marfat.com

which cutting the moustache and growing of a full beard are mentioned." (Abu Dawood)

Commentary: From the above mentioned Hadeeth we learn that the cutting of the moustache and the lengthening of the beard is a requirement of human nature and the lengthening of the moustache and the cutting of the beard is against the norms of nature. Those people who are involved in this are (indirectly) deforming the nature of Allah's creation (as understood from the above mentioned Hadeeth).

It is mentioned in the Holy Quran that when Shaytan, the accursed, was humiliated in Allah's court he vowed, "And surely I will lead them astray and I will fill them with vain desires, and I will command them so that they will alter the creation of Allah." (4:119)

It is mentioned in Tafseer-e-Haqqani, Bayanul Quran and other Tafaseers that the shaving of the beard is also included as one form of the deformation of the nature of Allah's creation. Allah has naturally bestowed the masculine face with the beauty and dignity of a beard. Hence, those people who shave their beards due to the temptations of

Marfat.com

(ﷺ) replied, "The person who follows me will enter Jannah and the person who disobeys me has rejected."

Ruling of the Beard:

Q: What is the ruling of the beard; is it Wajib or Sunnat? Is it permissible to shave the beard? Many people are of the opinion that keeping the beard is Sunnah. If somebody keeps the beard, it is good and he is following the Sunnah of the Holy Prophet (PBUH) just as in the other Sunnats e.g. wearing the turban, using the Miswak etc. However, if the beard is not kept, then there is no sin. To what extent are these opinions correct?

A: It is a misconception to regard the beard as merely an act of Sunnah. In-fact the majority of the scholars and even according to the four school of thought i.e. Hanafi, Maliki, Shafiee and Hanbali it is stated, that to keep a beard is Wajib (compulsory). Therefore, shaving or trimming the beard (to less than a fist length) is forbidden and a sin. In this regard there are numerous Ahadeeth.

1. Sayyidah Aishah relates that the Holy Prophet (ﷺ) said, "Ten things are of nature, in

Marfat.com

misconduct.

Similarly if Shaytan provokes a person saying, "If you grow a beard and commit evil then the beard would be disrespected and those who are keeping beards will be disgraced. Hence, Abandon this Sunnah." He should never ever do this, rather he should grow his beard and save himself from misconduct. A person should never forsake a good deed for a bad, but rather abandon a sin for the sake of good.

If such people really intend to uphold and honour this sign of Islam, then logically, and from an Islamic point of view, they should lengthen their beard and refrain from misconduct and major sins. Furthermore, pray to Allah to grant them the ability of upholding this great symbol and sign of Islam, so that on the Day of Judgement they will be resurrected in the state of an Islamic appearance and consequently be blessed with the intercession of the Holy Prophet. Sayyiduna Abu Hurairah narrates that the Holy Prophet (ﷺ) said:

"Everyone from my Ummah will enter Jannah Except those who reject." The Sahabah asked, "Who are those who reject?" The Holy Prophet

Marfat.com

said, “The person who does not trim his moustache is not from amongst us”. (Tirmizi, Ahmad and Nasai)

Now that we have established it to be a sinful act, then those people who persist in doing it, or consider the lengthening of the beard as a defect and jeer and ridicule those who keep it, will find it rather difficult to maintain their Iman. It is necessary for such people to sincerely repent, renew their marriages and formulate their lives in accordance with the commands of Allah and His Holy Prophet (ﷺ).

Through this very trick, Shaytan has deceived many and involved them in sins. Understand this from the following example: A Muslim has deceived a certain person, consequently the name of the entire Muslim brotherhood becomes stained. Now, if Shaytan deceives such an individual to think, ‘Because of me, the Muslims are being dishonoured. Hence, (Allah for-bid) I shall now renounce Islam, so can this ever be justified? Surely this is an action which he should never ever think of doing! Instead he should be-come a true Muslim and desist from his

Marfat.com

from keeping it, or even mock and jeer at them, should seriously ponder over the condition of their Imam. It is incumbent on them to sincerely repent and also renew their Nikah (Marriage).

Shaykh Mufti Muhammad Abdul Hakim Rawrites in his Fatawa Hakeemia

"Amongst these customs, the shaving of the beard or trimming it in such a way than it is less than one fist in length, and the lengthening of the moustache has be-come a fashion of most youth."

In a Hadeeth it is stated that the Holy Prophet (ﷺ) said, "Lengthen the beard and trim the moustache." (Bukhari, Muslim)

It should be noted well that the Holy Prophet (ﷺ) has used the commanding tense in both these action and the commanding tense in the Arabic lan-guage signifies the obligation or incumbency of an action. Hence, we draw a conclusion that these two actions are Wajib (compulsory) and to disregard them is Haram (not allowed). Therefore both the shaving and the trimming of the beard (below one fist length) is Haram.

Furthermore, it has been mentioned in another Hadeeth that the Holy Prophet (PBUH)

Marfat.com

The Status of the Beard according to shariah

Q: Many people nowadays dislike keeping the beard and also despise it. Some people even go to the extent of mocking the person who keeps a beard. What does Islam say regarding such people?

A: To Understand the answer to this question, one should bear in mind basic principle, that to mock or jeer at any of the distinguishing features of Islam and to degrade or disgrace any of the Sunnah of the Holy Prophet is equal to Kufr (Disbelief) whereby a person leaves the fold of Islam. The Holy Prophet (ﷺ) has affirmed in may Ahadeeth that the beard is a dis-tinguished sign of Islam and was the unanimous practice of all the Prophet and the Companions of the Holy Prophet (ﷺ).

People who regard the beard as disgusting and detestable on the basis of it being a distortion of nature or being unattractive, and prevent others

Marfat.com

messenger of Allah, may Allah exalt his mention, said: It is from the acts of Fit' rah to trim the moustache and to let the beard grow. This Hadith is in Saheeh Muslim (1/223) # (261) and other Hadith sources.

(Written by)
Shaibzada Muhammad Saqib Raza
Ibn-e-Maulana Muhammad Hanif Raza
Naqshbandi
Madrasah Noor-e-Alam Ishaat-ul-Quran Jamia
Al-Hakeem Bradford 130 Jesmond Avenue
Bradford BD9 5DJ
Tel: 01274494996 Mob: 07833630560 Fax:
01274 225029
Website: www.razatours.co.uk English –mail:
mhraza786@hotmail.com

Marfat.com

recite (i.e. Surah while praying) during the Zhur prayer and ASR prayer? He said: yes. We asked him: How did you know that he was reciting? He said by the movement of his beard. Hadrat Ali B. Abi Talib, may Allah be pleased with him, said that the messenger of Allah, may Allah exalt his mention, an enormous beard. This narration is Authentic, and is in the Musnad of Imam Ahmed and other Hadith sources.

Textual Proofs which pertain to leaving ones beard:

Hadrat Ibn Umar, May Allah be pleased with them both said: Differ from the Mushriks letting your beards grow, trimming your moustaches.

This Hadith is in Saheeh Bukhari (10/349) # (5892) and in Saheeh Muslim (1/222) # (259). Hadrat Abu Hurairah, May Allah be pleased with him, said that the messenger of Allah, May Allah exalt his mention, said: Trim your moustaches, let your beards grow, and differ from the Zoroastrians.

This Hadith is in Saheeh Muslim (1/222) # (260) and other Hadith sources. Hadrat A'ishah, May Allah be pleased with her, said that the

Marfat.com

Enticement to grow the beard

In this time and age, Many Muslims are affected with the "disease" of shaving off the beard; this is similar to the problem of smoking in the iIslamic societies today. If a Muslim actually thinks about this, this alone would deter the person from shaving off the beard.

The description of the Holy Prophet, ﷺ beard;

We find the description of the Holy Prophet (ﷺ) beard, may Allah exalt his mention, in many Ahadith. We will mention one of them here, which clearly depicts the Holy Prophet(ﷺ) beard, may Allah exalt his mention. It is Narrated in Saheeh Bukhari in the book of Salah (2/232) # (746) and (2/224) # (760,761,777) and in Sunan Abu Dawood (1/212)#(801) and in other books of Hadith that Ibn Mamar said, we asked Khab'baab: Did the Holy Prophet (ﷺ) may Allah exalt him his mention,

Marfat.com

Besides the prejudice for the family background has also turned the mosques into an arena.

However, Maulana Sahib was thankful to Allah Almighty that despite this situation, the work for the promotion of Islam is continuing in Britain and over twenty five thousand non-Muslims have so far embraced Islam. He said that these people did not convert to Islam by studying our lives. It all happened under the order of Allah Almighty and by the studying the Holy life of Prophet Muhammad (PBUH). He said: There are indeed saintly people who have been spreading the light of spiritualism. May that people like Maulana Abdul Maalik Sahib Luqmanvi, Mufti Abdur Rasool Sahib Mansoor and Sufi Ba Safa Sufi Muhammad Abdullah come to Britain to strengthen the religious services. Besides the countless mosques and Madaris are the outcome of the tireless efforts of Ulema and saints. He said that the cooperation and financial assistance of the British Muslims cannot be underestimated.

Marfat.com

To correct the situation, it is important that education in every mosque be imparted under a syllabus. Such a syllabus should be formulated in view of the language and minds of the children. Such teachers should be available at mosques and Madaris who can communicat to children in their own tongue, i.e. English. Besides religious schools should be set up in accordance with the requirements of modern education system. There should be a system of annual examination as well". Maulana Shaib said: If our Ulema pay proper attention on these subtle issues and formulate a unanimous line of action, the people of England would cooperate with them more than the past. If we devote our energies in evolving a syllabus the day would not be far off when our institutions would be producing religious scholars.

To a question Maulana Muhammad Hanif Rada Sahib said that the functioning of the mosques can only be made pleasant and friendly when educated and religious-minded people take over the charge of mosques. He said: It is but natural that inclusion of political personalities in the mosque committees would create problems.

Marfat.com

that these persons got such positions. That is why nature has given great importance the teacher. It is really very regrettable that the sacred relation between a student and teacher is at stake these days. Neither the teacher has that kindness nor the students that attachment. The reason for the poor state of affairs is due to sub-standard education. Presently, we do not have qualified teachers in Britain. The education of the adolescents of the Ummah has always been a challenge, particularly in an atmosphere where obscenity offers its worst service to the immature youth all the time. Under these circumstances, the task of proper education of the youth without effective planning is not possible".

Maulana Mufti Hanif Rada shab said: We cannot only hold the youth or their parents responsible for the present situation. Our Ulema and spiritual guides are also greatly responsible for it. Simple reading of the Holy Quran has been considered sufficient at most of the mosques and Madaris. The children getting education at such places can neither read the Holy Quran with correct pronunciation nor can they understand its meaning.

Marfat.com

there is a need to formulate unanimous syllabus for the student getting education of this school of thought. It would help a lot in keeping them closert the religion. There is also a need for sinking difference between the Ulema of Ahle Sunnah so that they could safeguard their school of thought from one united platform. At this stage Maulana Muhammad Hanif quoted a verse from the Poet of the East, Allama Muhammad Iqbal in which he says that he was very sorrowful when he left the religious school and shrine because he did not get any spiritual life, love or mystic guidance from these places.

Maulana Sahib said: The system of human life depends on soul and the body. "The evolution of the body comes into being through ones father. However, it is the teacher who meets the requirements of the soul and quenches its thirst. The philosophy of the reality of Imam Ghazali, the popular personality of Sadi Shirazi, intellectual depth of Allama Iqbal and the thorough knowledge of Aala Hadrat Imam Ahmed Rada Khan Brailvi are the things which were not inherited by them. It was due to the blessings and teachings of a teacher

Marfat.com

Urdu and Roman English.

* Bar-e–Khataf Ahlaa Khirman-e –Batal.
* Qhar-e–Yazdan Bar Dhamaka-e-Qadiyan.
* Tajidar-e-Madina Naat.
* Shan-e-Ohliya Allah.
* Dhari Rakhna Sunat-e–Rasool Hai. Mandwana Haram Hai.
* Muqadas Sarzamino Ki Saar (Safar Nama Hijaz-e-Muqada)

Maulana informed that all these books are available from Madrasa Eshaatul Quran, 19 Jesmand Avenue, Bradford 9.

Talking about the efforts being made by Ulema belonging to Ahle Sunnah school of thought to create the attachment of religion among the youth, Maulana Mufti Hanif Rada said that the Ulema who came over here in the beginning rendered invaluable services in this regard. They worked hard and devoted themselves for the cause. "It is very regrettable that now many groups have emerged among the ranks of Ulema belonging to Ahle Sunnah school of thought. They have hostile attitude to each other. In the past there was only one group of Ulema of Ahle Sunnah". He said that

Marfat.com

* Iqra Al-Quran (Arabic,English and Urdu) 2 addition.
* Assalatul Hanfia (Arabic,English and Urdu) 4 addition.
* Fadail-o –Masail Hajj-o-Umra
* Zia-e-Harmain Sharifain (Urdu and English) 3 Addition.
* Zia-e–Madian Naat (2 Addition)
* Daur-o-Salam Ki Barkaat.
* Biography of the Grand Mufti of Azad Kashmir Mufti Muhammad Abdul Hakim.
* Maqalaat-e-Raza.
* Haq-o-Batil Main Farq (Ahle Sunat and Ahle Hadees).
* Radrawafad (Sheaa) (Urdu and English) 2 Addition.
* Jihad-e-Kashmir Aur Hamaray Hukmraan.
* Dari Mubarak ki Shari Hasiyat.
* Asan Hajj and Umra (Urdu and English) Pocket Size.
* Ahsan-e–Rab-e-Mustafa Basorat a Milad-e-Mustafa and Ghayarven Sharif (Urdu and English).
* Ya Sab Tumhara Karam Hain Aqa (Naat)

Marfat.com

Islamic Darul Ifta Council Bradford after the name of my spiritual guide. The Council provides solutions to complicated problems like inheritance, Nikah (marriage contract), divorce and separation of couple in the light of religion and Fiqh. The establishment of the Council goes a long way in solving the problems being faced by the people. The Council proposes solution to the problems presented by the people in the presence of Ulema. The people readily accept the decisions of the Council and implement them. Establishment of the Council in Yorkshire was a source of encouragement to the Muslims because they find solution to their religious problems in accordance with the teachings of Islam."

Giving details of his services as author and editor, Maulana Muhammad Hanif Rada said that he had compiled and published many books on various aspects of religion. Theses includes

* Noorani Wa'z
* Kamyabi Ki Rah
* Iqra Al-Quran (Arabic)
* Iqra Al-Quran (Arabic and English) 3 addition.

Marfat.com

Sahib has authored two dozen books on different religious topics. Presently he is rendering services at Madrasa Eshaatul Quran Bradford. This institute is situated at 19 Jesmand Avenue, Bradford 9. Over fifty students are receiving religious education at this Madarasa. Besides, Maulana Mufti Hanif Rada Sahib has also been rendering teaching service at Madrasa Eshaatul Quran Mirpur. He also delivered Jumma sermons there. He has rendered services as Imam and Khateeb at Dadyal and Ratta. Maulana Muhammad Hanif is the Organiser of Kashmir Freedom Movement in Yorkshire. He has been rendering invaluable services for the Kashmir cause as well.

During his conversation, Maulana Muhammad Hanif Rada Sahib said, "I have devoted my self for the service of Islam in Bradford. I have been making all possible efforts to spread the light of Islam, which I have inherited from my ancestors. Darul Ifta Council has been set up for the welfare and guidance of the Muslims of the Britain in their day to day problems in the light of religious teachings. I have given it the name of Mufti Muhammad Abdul Hakim institute of

Marfat.com

Pakistan in 1974, I started looking for a perfect spiritual guide. I paid visits to various shrines but was hardly moved and impressed. Ultimately, I sought the permission of my father and visited the seat of Naqshbandia Gamgol along with my brother. I described my intention after which Hadrat Zinda Pir Sahib (رحمۃ اللہ علیہ) approved my the oath of allegiance. Thus, I entered into the spiritual order of Naqshbandia Majaddedia".

In 1975, Maulana Muhammad Hanif Rada Sahib came to Bradford at the behest of Mufti Abdul Hakim Sahib and started rendering religious services at Jamiat Tableeghul Islàm Brent Palace Bradfored-5. He laid the foundation of Madrasa Ghosia Sawal Town Dewesbury in 1980 and rendered service there for some time. He also rendered teaching and missionary services at Jamia Mosque Haikmand Wyke. In the meantime, he came across noted poet of Bradford, Mouj Frazi. He sought guidance from him for his religious poetry. Sahibzada Maulana Hanif Rada Sahib visited many European countries to render religious services. His visits took him to Holland, Germany, France, Belgium, Turkey and Denmark. Maulana

Marfat.com

of religious education was launched. I also got religious education from the same institution.

Maulana Muhammad Hanif Rada Sahib added that he came to England after the completion of his education in 1967 at the invitation of his brother, Sahibzada Mufti Muhammad Zahoor Ahmed and served under his guidance for one year. "Mufti Zahoor Ahmed sahib was a religious scholar and an enthralling speaker. God has gifted him with an impressive style of address. He used to recite Naat with great devotion, attachment and moving style. I bequeathed a liking for reciting Naat from him. Later I laid the foundation of Jamia Mosque High Waycomb on Jubilee Road and started imparting religious education there. At that time there were only a handful of religious scholars. Record would bear witness that I taught there without getting a penny and only to get the blessing of Allah Almighty".

Talking about his swearing the oath of allegiance to Zinda Pir, at Gamgol Sharif, Maulana Mufti Hanif Rada Sahib said, "when I went to

Marfat.com

polictics, a great Mujahid of the Umma and a saint to be followed by others. His home was a seat of spiritual guidance and a model of Shariah teachings. The family was fountainhead of mystic knowledge.

He himself was a perfect saint. And embodiment of religious pondering and a Dwrvish. His life was a model of love for the Holy Prophet (PBUH) as well as that of his Holy life. Every particle of the soil of Pakistan and Azad Kashmir is looking eagerly and praying for a spititual guide like Mufti Abdul Hakim Sahib in the present day world. Mufti Sahib got all his education under the tutelage of his father, Hadrat Pir Muhammad Abdullah Ladervi in Mirpur. His father himself was a great saintly personality who had got education from his grandfather, Hadrat Pir Mian Muhammad Azeem Sahib and then from Makkah and Madina Sharif. On his return from the Holy land, he laid the foundation of Madrasa Eshaatul Quran in his native city of Mirpur during the era of the Britishhers. He got a grand mosque built wherefrom the teaching

Marfat.com

school. His father had a deep veneration for saintly people and great devotion for Islam. Maulana Sahib got his early education under his tutelage. Then he served the Grand Mufti of Azad Kashmir, Hazrat Allama Mufti Abdul Hakim Sahib for some time. In his introductory remarks, Mufti Hanif Sahib said that he completed his education of Adeeb Aalam, Maulvi Faadil, Munshi Faadil and Dars-e–Nizami from Darul Uloom Eshaatui Quran Mirpur, He had firm belief in Mufti Abdul Hakim Sahib.

Talking about Mufti Sahib, Maulana Muhammad Hanif Rada Said, "the Grand Mufti of Azad Kashmir, Allama Mufti Muhammad Abdul Hakim's personality was par excellence and versatile. It is very difficult to circumscribe his intellectual and spiritual attributes. He hailed from such a noble family as rendered invaluable services for spreading the light of spiritualism in Azad Kashmir and Pakistan. He followed Hanfi School of thought and was sworn to Naqshbandi Mujaddedi spiritual order. He was a religious scholar, a religious intellectual, a leader in

Marfat.com

SAHIBZADA ABU AL-MUSTAFA MAULANA

MUHAMMAD HANIF RADA

NAQSHBANDI

Sahibzada Abu Al-Mustafa Maulana Muhammad Hanif Rada Naqshbandi Gumgolvi enjoys prominence among the persons who have been rendering invaluable services for the cause of religion and Ahle Sunnah school of thought. He has been preaching and teaching Islam in England for the past thirty-four years. Besides he also rendered appreciable services in the field of editing and publishing matter for the guidance of the Muslims in their day to day life as well as to keep the new generation in this country closer to Islam. His services in this field cannot be underestimated in any way.

Sahibzada Maulana Muhammad Hanif Rada Sahib Naqshbandi was born in Dadyal city of the Mirpur district of Azad Kashmir on December 10, 1950. He got his early education at Dadyal high

Marfat.com

صاحبزادہ مولانا محمد حنیف رضا نقشبندی گھمگولوی

کی مطبوعہ کتب

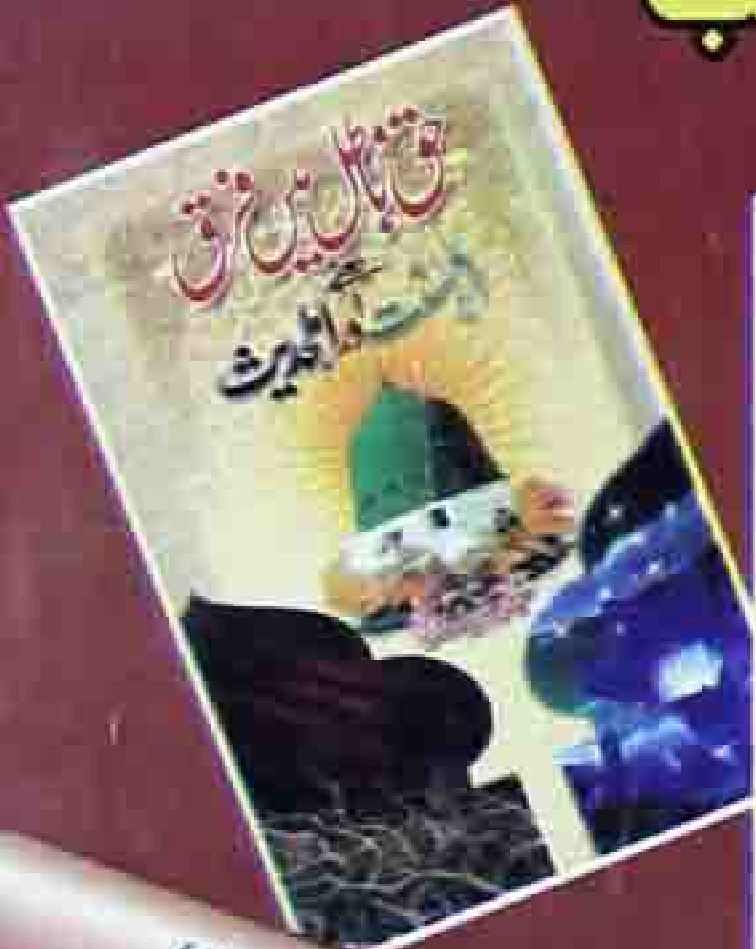

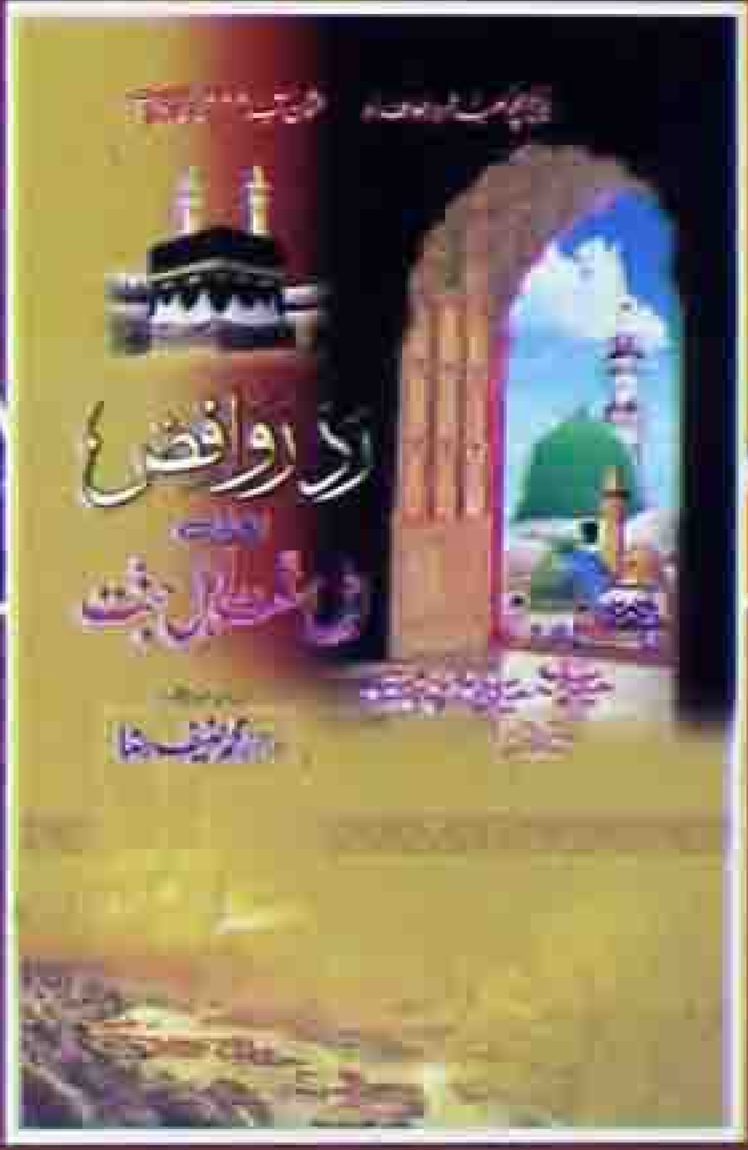

- اقراء القرآن (عربی)
- اقراء القرآن (عربی، انگلش و اردو)
- فضائل حج وعمرہ
- ضیائے مدینہ (نعت)
- سوانح حیات مفتی اعظم کشمیر مفتی محمد عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ
- احسان رب مصطفی بصورت عید میلاد مصطفی ﷺ
- قہر یزداں بر دھاکہ قادیان
- شان اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم
- مقدس سرزمینوں کی سیر (سفرنامہ حجاز مقدس)

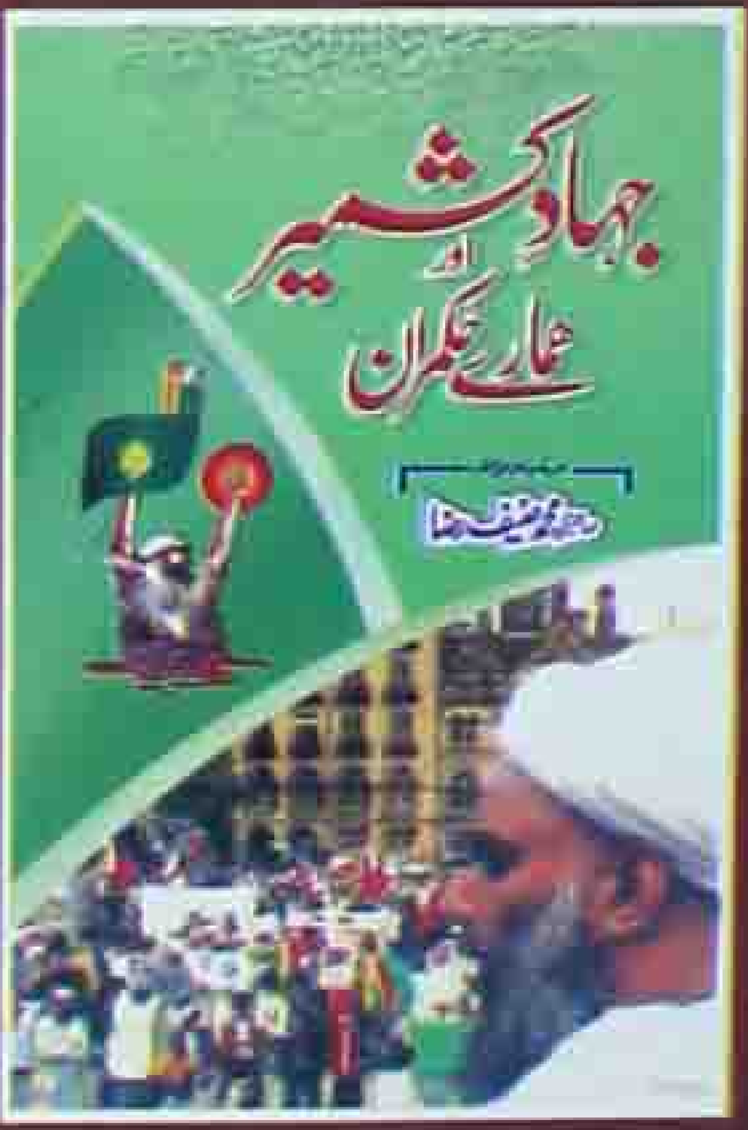

- نورانی مواعظ ★ کامیابی کی راہ
- اقراء القرآن (عربی، انگلش) 3 ایڈیشن
- الصلوٰۃ والخفیہ (عربی، انگلش، اردو ترجمہ)
- ضیائے حرمین شریفین (اردو، انگلش)
- درود و سلام کی برکات
- مقالات رضا
- آسان حج وعمرہ (اردو، انگلش) پاکٹ سائز
- یہ سب تمہارا کرم ہے آقا (نعتیہ کلام) اردو انگلش
- تاجدار مدینہ (نعتیہ کلام)

مدرسہ نور عالم اشاعت القرآن جمع الحکیم
130 Jesmond Ave Bradford BD9 5DE Yorkshire U.K
Tel:0044-1274-494996 Cell:07833630560 Fax: 00441274225029
Email:mhr786@hotmail.com
Saudi Mob:00966501358832, Website.www.raza-tours.co.uk

Marfat.com